رجسٹرڈ نمبر ایل ۴۲۸

نمبر ۱ — نمبر ۱

سلسلۃ الجدید جلد ۲ — سلسلۃ القدیم جلد ۵

۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ علیٰ صاحبہا التحیۃ والسلام مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

جمعۃ المبارک

ایڈیٹر محمد صادق عفی اللہ عنہ

ای جہان منتظر خوش باش آمد گلستان | آن مسیح دور آخر مہدی آخر زمان | چہ گویم با تو گر آئی چہ در قادیان بینی | دوا بینی شفا بینی غرض دارالامان بینی

شرح قیمت اخبار

والیان ریاست و گورنمنٹ عنہ

معاونین درجہ اول جنکو دو روپیہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } صہ

معاونین درجہ دوم جن کو عہ پر اخبار جاری کرانے کا حق حاصل ہے } للعہ

معاونین درجہ سوم سے عام قیمت پیشگی عہ

عام قیمت مابعد سے فی پرچہ ۲ر

جو صاحب تاریخ اجرا سے ایک ماہ کے اندر اندر قیمت اخبار ادا نہ فرمائینگے اُن سے بحساب مابعد لی جائیگی نمونہ کے پرچہ کیواسطے ۔ ٹکٹ آنا چاہیئے خط و کتابت کے واسطے جوابی کارڈ آنا چاہیئے۔ جو اخبار وقت پر نہ پہنچے۔ اُسے پندرہ یوم کے اندر اندر طلب کرنا چاہیئے۔ بعد میں نہیں مل سکیگا۔ رسید زر اخبار میں چھاپی جائیگی۔ علیحدہ رسید زر نہ دی جائیگی روپیہ ارسال کرنیکے بعد اگر دو ہفتہ تک رسید زر نہ چھپے تو خط لکھکر دریافت کرنا چاہیئے مینجر

لوکل نگر۔ افریقہ صہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اور آپ کی جماعت کا مذہب

ما مسلمانیم از فضل خدا
اندریں دیں آمدہ از مادریم
آں کتاب حق کہ قرآن نام اوست
آں رسولے کش محمدؐ ہست نام
مہر او با شیر شد اندر بدن
ہست او خیر الرسل خیر الانام
ما از و نوشیم ہر آبے کہ ہست
آنچہ مارا وحی و ایمائے بود
ما نہ دیدیم ہر لوز و کمال
اقتدائے قول او در جان ماست
از ملائک وز خبر ہائے معاد
آں ہمہ از حضرت احدیت است
معجزات او ہمہ حق اند و راست
معجزات انبیاء سابقین
بر ہمہ از جان و دل ایمان ماست
یکسے وردی از ماں عالیجناب
مصطفےٰ مارا امام و پیشوا
ہم بریں از دار دنیا بگذریم
بادۂ عرفان ما از جام اوست
دامن پاکش بدست ما مدام
جان شد و با جان بدر خواہد شدن
ہر نبوت را بر و شد اختتام
زو شدہ سیراب سیرابے کہ ہست
آں نہ از خود از ہماں جائے بود
وصل دلدار ازل بے او محال
ہر چہ زو ثابت شود ایمان ماست
ہر چہ گفت آں مرسل رب العباد
منکر آں مستحق لعنت است
منکر آں مورد لعن خدا است
آنچہ در قرآن بیانش بالیقین
ہر کہ انکارے کند از اشقیا است
نزد ما کفر است و خسران و تباب

دس شرائط بیعت

اوّل۔ بیعت کنندہ سچے دل سے عہد اس بات کا کرلے کہ آئندہ اس وقت تک کہ قبر میں داخل ہوجائے شرک سے مجتنب رہیگا دوم۔ یہ کہ جھوٹ اور زنا اور بدنظری اور فسق و فجور ظلم و خیانت فساد اور بغاوت کے طریقوں سے بچتا رہیگا۔ اور نفسانی جوشوں کیوقت ان کا مغلوب نہ ہوگا۔ اگرچہ کیسا ہی جذبہ پیش آوے۔ سوم یہ کہ بلاناغہ پنجوقت نماز موافق حکم خدا اور رسول کے ادا کرتا رہیگا اور حتی الوسع نماز تہجد کے پڑھنے اور اپنے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود بھیجنے اور ہر روز اپنے گناہوں کی معافی مانگنے اور استغفار کرنے میں مداومت اختیار کریگا۔ اور دلی محبت سے اللہ تعالیٰ کے احسانوں کو یاد کرکے اس کی حمد اور تعریف کو ہر روزہ اپنا ورد بنائیگا چہارم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کو عموماً اور مسلمانوں کو خصوصاً اپنے نفسانی جوشوں سے کسی نوع کی ناجائز تکلیف نہ دیگا۔ نہ زبان سے۔ نہ ہاتھ سے نہ کسی اور طرح سے پنجم یہ کہ ہر حال رنج و راحت۔ عسر اور یسر اور نعمت و بلا میں اللہ تعالیٰ کے ساتھ وفاداری کریگا اور بہر حالت راضی بقضا ہوگا اور ہر ایک ذلت اور دکھ کے قبول کرنے کیلئے اس کی راہ میں طیار رہیگا اور کسی مصیبت کے وارد ہونے پر اس سے منہ نہ پھیریگا بلکہ قدم آگے بڑھائیگا ششم یہ کہ اتباع رسم اور متابعت ہوا و ہوس سے باز آجائیگا اور قرآن شریف کی حکومت کو بکلی اپنے اوپر کریگا اور قال اللہ اور قال الرسول کو اپنے ہر ایک راہ میں دستور العمل قرار دیگا۔ ہفتم یہ کہ تکبر اور نخوت کو بکلی چھوڑ دیگا اور فروتنی اور عاجزی اور خوش خلقی اور حلیمی اور مسکینی سے زندگی بسر کریگا ہشتم۔ یہ کہ دین اور دین کی عزت اور ہمدردی اسلام کو اپنی جان اور اپنے مال اور اپنی عزت اور اپنی اولاد اور اپنے ہر ایک عزیز سے زیادہ تر عزیز سمجھیگا نہم۔ یہ کہ عام خلق اللہ کی ہمدردی میں محض للہ مشغول رہیگا اور جہانتک بس چل سکتا ہے اپنی خداداد طاقتوں اور نعمتوں سے بنی نوع کو فائدہ پہنچائیگا۔ دہم یہ کہ اس عاجز سے عقد اخوت محض للہ باقرار طاعت در معروف باندھ کر اس پر تا وقت مرگ قائم رہیگا اور اس عقد اخوت میں ایسا اعلیٰ درجہ کا ہوگا کہ اس کی نظیر دنیوی رشتوں اور ناطوں میں اور تمام خادمانہ حالتوں میں پائی نہ جاتی ہو۔

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْم
نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

خدا کی تازہ وحی

۳۱ - دسمبر ۱۹۰۵ء - رؤیا - دیکھا کہ مولوی عبد الکریم صاحب مرحوم کی قبر کے پاس تین اور قبریں ہیں - اور ایک قبر پر لال کپڑا ڈالا ہے یکم جنوری ۱۹۰۶ء - تین بکرے ذبح کئے جائیں گے -

فرمایا - ظاہر پر عمل کر کے آج ہم نے تین بکرے ذبح کرا دئے ہیں

۳ - جنوری ۱۹۰۶ء - انی مع الافواج اٰتیک بغتۃً وحرام علیٰ قریۃ اھلکنھا انھم لا یرجعون

ووضعنا عنک وزرک الذی انقض ظھرک

ترجمہ - میں فوجوں کے ساتھ تیرے پاس اچانک آؤں گا جس گاؤں کو ہم نے ہلاک کر دیا - ان پر پھر واپس آنا حرام ہے اور ہم نے تجھ سے وہ بوجھ اتار دئے - جنھوں نے تیری پیٹھ توڑی

سالیانہ جلسہ

دار الامان میں سالیانہ جلسہ ختم ہوا - بیرونی احباب اس مبارک موقعہ پر اس کثرت سے جمع تھے - کہ جمعۃ المبارک کے دن مسجد اقصیٰ کا تمام بیرونی صحن منارہ اور کنوئیں اور قبر کے ارد گرد دونوں طرف باہر نکلنے کی سیڑھیوں تک لوگ بیٹھے ہوئے تھے - اور پھر بھی جگہ کی تنگی محسوس ہوتی تھی - حضرت مسیح موعود کی تین بڑی تقریریں ہوئیں - جن کا کچھ خلاصہ پہلے درج ہو چکا ہوا ہے - اور ایک تقریر میں سے تفسیر اول رکوع سورۂ البقرہ اس اخبار میں درج کر کے ہدیہ ناظرین کی جاتی ہے - بہشتی مقبرہ کے انتظام کے واسطے ایک انجمن بنائی گئی ہے جسکا نام

انجمن احمدیہ کارپرداز مصالح بہشتی مقبرہ

رکھا گیا ہے - اس انجمن کے ٹرسٹیز حضرت اقدس نے خود ہی نامزد فرمائے ہیں - اس جلسہ میں بیرونی احباب میں سے زیادہ تر سیالکوٹ کے ضلع کے آدمی تھے - جو اس ضلع کے بیرونی مقام کے سکرٹری اخویم چودھری مولا بخش صاحب کی کوشش کا نتیجہ تھا

سال نو

آپ ہاں آپ

ناظرین - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ - نیا سال ۱۹۰۶ء آپ کو مبارک ہو - گذشتہ سال کی غلطیوں اور گناہوں کو خدا معاف فرمائے - اور نئے سال میں نیکی کی توفیق عطا فرمائے - بدر نئے سال میں آپ کی خدمت میں اس نئے رنگ میں پیش ہوا ہے - جسکا وعدہ ماہ دسمبر ۱۹۰۵ء کے آخری پرچہ میں کیا گیا تھا - چونکہ اشتہار الوصیت کا بہ تمام و کمال ایک ہی اخبار میں درج کرنا ضروری تھا - اس واسطے بعض مضامین درج نہیں ہو سکے اگر خدا نے توفیق دی - تو اگلے پرچہ میں انشاء اللہ تمام کالم مطابق فہرست مضامین جو دسمبر میں شائع ہوئی تھی - چھاپے جائیں گے - باوجود اس کے کہ حجم ڈیوڑھا کر دیا گیا ہے - اور خرچ اس قدر بڑھ گیا ہے - قیمت اخبار گذشتہ قیمت کا صرف دسواں حصہ یعنی کل ۴ر بڑھائے گئے ہیں - آپ تعجب کریں گے - کہ ایسی تھوڑی قیمت پر اخبار کس طرح سے چل سکے گا - میں آپ کو بتاتا ہوں - یہ چل سکے گا - انشاء اللہ تعالیٰ **آپ** کی توجہ سے - **آپ** کی - **آپ** جو اس مضمون کو پڑھ رہے ہیں -

ہاں آپ - اس سے مراد آپ کوئی اور نہ سمجھیں بلکہ اس سے مراد **خود آپ** ہی ہیں - خواہ آپ امیر ہیں یا غریب ہیں - یا مسافر ہیں یا وطن میں ہیں - یا ملازم ہیں یا تاجر ہیں جوان ہیں یا بوڑھے ہیں - غرض بدر **آپ** کو مخاطب کرتا ہے - آپ توجہ فرما دیں - کوئی نئے خریدار پیدا کریں - خود حتی الوسع علاوہ قیمت اور پیشگی ادا کریں لطیف مضامین لکھکر ارسال کریں - امدادی چندہ جمع کر کے عطا کریں - دعا کریں اور کرائیں + اچھا **آپ** سوچیں **آپ** نے اخبار بدر کیواسطے کیا کیا - اور کیا کرنے کا ارادہ کرتے ہیں - میں دوسرے کی نہیں پوچھتا - میں تو صرف **آپ** سے پوچھتا ہوں کہ **آپ** نے توجہ کی ہے یا نہیں اور کی ہے تو اس کا عملی نتیجہ کیا ہے - بس آپ کی توجہ سے کام بن سکتا ہے اس تھوڑی قیمت پر اخبار بڑی عمدگی سے چل سکتا ہے - میں اس وقت وہ کہانی نہیں چھیڑنا چاہتا کہ گذشتہ مشکلات نے مجھے کن مشکلات میں ڈالا ہے بس اس وقت میں صرف **آپ** کی پوری توجہ اور مدد چاہتا ہوں اور اس انتظار میں ہوں کہ **آپ** کی طرف سے مجھے کیا جواب ملتا ہے اور کسی کی طرف سے نہیں **آپ** کی طرف سے نئے خریدار اور پیشگی قیمت اور امداد کی خوشخبری کا خط آج مجھے آپ لکھیں گے - یا کل یا پرسوں یا خیر جتنی جلد ہو سکے بہر حال میں تو انتظار میں ہوں - نیا سال خدا آپ کے واسطے موجب برکات اور نزول

واجعلہ رب رضیا

سب حمد و شکر اس مالک و خالق کیلئے ہے جو اپنے عاجز بندوں پر رحم کرتا ان کے گناہوں کو معاف فرماتا اور مصائب پر صبر کرنے پر انکو اجر عطا فرماتا ہے ابھی چھ ماہ کا عرصہ نہیں گذرا ہو گا کہ حضرت اخی المکرم مولوی نور الدین صاحب کے لڑکے عبد القیوم کی وفات پر نادان دشمنوں نے کیا کچھ باتیں بنائی تھیں اور مومنوں نے صبر کیساتھ انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھ کر دعا کی تھی - کہ اللہ تعالیٰ اس کا نعم البدل ہمکو عطا فرمائے - اللہ تعالیٰ نے محض اپنے فضل و کرم سے ۲۵ - دسمبر ۱۹۰۵ء کو جو خدا کے ایک پیارے بندے اور نبی مسیح ناصری کی پیدائش کی تاریخ ہے - نماز ظہر کے قریب پیر کے مبارک دن جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبین تمام نبیوں کے سردار کی پیدائش کا دن ہے حضرت مولوی حکیم نور الدین صاحب کے گھر میں بیٹا پیدا ہوا - حضرت اقدس مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ایک بڑی جماعت کے ساتھ مسجد اقصیٰ میں تیاری نماز ظہر میں بیٹھے تھے کہ جب یہ خبر آپکو پہنچی آپ نے اس مولود مسعود کے واسطے دعا کی اور اسکا نام عبد السلام رکھا ہم دعا کرتے ہیں کہ وہ سلام جس کے نام سے برکت حاصل کرنے کیواسطے اس نو وارد کا نام عبد السلام رکھا گیا اس کو ان لفظوں کے حقیقی اور صحیح معنوں میں اسم با مسمیٰ بناوے جسمانی اور روحانی سلامتی ہمیشہ اس کے شامل حال رکھے اور اس کو دین و دنیا میں حسنات عطا فرمائے بدل و صدق دل سے حضرت مولوی صاحب اور آپ کے سب لواحقین اور احباب کو اس نعمت الٰہی پر مبارکباد کہتا ہے

بدر صادق

مورخہ ۹ ذیقعدہ ۱۳۲۳ھ مطابق ۵ جنوری ۱۹۰۶ء

آریہ اور ہم

چونکہ فی زمانہ ہمارے ملک میں اور بالخصوص پنجاب میں جو نئے مذہبی یا پولٹیکل فرقے جوش مار رہے ہیں۔ اور بحیثیت مذہبی مباحثات اور مناظرات کے خدا کے مُرسل مصلح دوران کو ان کی طرف تھوڑی بہت توجہ کرنی پڑی ہے۔ ان میں ایک وہ فریق بھی ہے۔ جو ہند کے قدیم نام پر اپنے باپ دادوں کے یعنی ہندو کے لفظ کو اپنے لئے عار سمجھ کر اس میں خوش ہوتا ہے۔ کہ اسکو آریہ کہا جائے اور ہندو کا لفظ مطلقاً اس پر نہ بولا جائے۔ خواہ وہ گلی کوچوں میں یہ گیت گاتا پھرے۔ کہ ہندوستان ہمارا۔ ہندوستان ہمارا اس لئے ہم نے مناسب سمجھا ہے۔ کہ اس گروہ کے آغاز مقاصد اور انجام پر چند مضامین لکھیں۔ جو کسی اگلے پرچہ سے انشاء اللہ تعالیٰ شروع ہوں گے۔ سردست اس وقت مختصر طور پر ہم ناظرین کو آریوں کی ایک نئی چال کی طرف توجہ دلا کر آگاہ کرنا چاہتے ہیں۔ تاکہ لوگ ان کے تازہ شر سے بچنے کے لئے ان سے ایک طرف رہیں۔

ہر ایک شخص جو موجودہ آریہ فریق کے حالات سے کچھ واقف، یا وہ چار آریوں کے اندرونی بیرونی حالات کے اطلاع اس نے پائی ہے وہ اس بات کو بخوبی جانتا ہے۔ کہ در اصل یہ کوئی ایسا فرقہ نہیں۔ جسکی بنا مذہبی نیکی کے حصول پر ہو۔ اور ایک دین پر مخلوق کو پختہ کرنے کی غرض سے بنایا گیا ہو۔ تاکہ لوگ بدی کو چھوڑ کر نیکی اختیار کریں اور تقویٰ وطہارت کے اعلیٰ منازل کو طے کریں۔ اس بات کو تو جانے دو۔ کہ مذہب کے نہائت اعلیٰ اور سب سے افضل مقصد یعنے خدا تعالیٰ کی رضا میں اپنے آپ کو محو کر کے اس کے مخاطبہ و مکالمہ سے شرف پانا اس قوم میں نہیں پایا جاتا۔ بلکہ ان کے ویدوں کی یہ تعلیم ہے۔ کہ اس نعمت کو کوئی پا ہی نہیں سکتا۔ پرمیشر ایک دفعہ بولا تھا۔ جب اس کے مونہہ سے وید نکلے تھے۔ اور پھر اُس نے ایسی چپ لگائی ہے۔ کہ گویا چُپ بھلی کے مقولہ کا سب سے پہلا عامل وہی ہے۔ لیکن کاش کہ یہ چپ ویدوں سے بھی پہلے شروع ہوتی۔ تو آج مہذب آریوں کو نیوگ کے ادق اور پرمعانی فلسفہ کی تشریح اور تفہیم پر اس قدر محنت نہ خرچ کرنی پڑتی۔ گو ویدوں کو آج تک یہ نصیب نہیں ہوا۔ کہ ہند کے باہر ان کی تعلیم کا اثر جائے۔ بلکہ ہندوستان کا اکثر حصہ بھی اپنی خوش قسمتی سے اس کے انوکھے منتروں کے اثر سے بچا رہا ہے اور جو بیت جوشیلے عاشق ویدوں کے بنے پھرتے ہیں۔ وہ بھی قریباً سب کے سب نادیدہ عاشق ہیں۔ کیونکہ ان میں شاید اعشاریہ ایک فیصدی نکلے گا۔ جو وید کا کوئی حصہ ادھورا سا جانتا ہو۔ بلکہ بعض محققین کے نزدیک تو ویدوں کا اکثر حصہ دُنیا سے غائب ہی ہو چکا ہے۔ اور شاید اس قدر نامرادیوں اور ناکامیوں ہی کے سبب جو ویدوں کو دیکھنے میں آئی ہیں۔ کہ اتنی بڑی دنیا میں ایک ہندوستان میں بند رہا۔ اور ہندوستان بھی پھر سارا نہیں اور جو ہے وہ بھی کچھ بت پرستی میں مست ہے۔ کچھ انگریزی خوانی میں سرشار ہے۔ ویدوں کو کوئی کھول کر دیکھتا ہی نہیں۔ اس بے قدری ہی کا شاید یہ نتیجہ ہوا ہے۔ کہ چپ بھلی۔ مگر اس چپ سے تو وہ چپ بھلی ہوتی۔ جو ویدوں سے بھی پہلے لگائی جاتی۔ الغرض اگرچہ اس اعلےٰ مقصد کی طرف چلنے کا ان لوگوں کا نہ ایمان ہے نہ دعویٰ ہے اور بدقسمتی کے گڑھے میں صرف یہی نہیں گرے بلکہ اسلام کے پاک مذہب کے سوائے تمام ادیان باطلہ یہی تعلیم دیتے ہیں۔ اور ان کے بطلان کی بڑی دلیل یہی ہے۔ کہ خدا کی طرف سے سچا ہونے کے لئے خود خدا کی شہادت۔ ان میں سے کسی کے پاس نہیں۔ صرف اسلام ہی ایک سچا مذہب ہے۔ جو اھدنا الصراط المستقیم کی دُعا سکھلاتا ہے اور پھر فرماتا ہے۔ ان ربی علیٰ صراط مستقیم۔ کیا معنے تم صراط مستقیم پر چلو۔ اور اس پر چلنے کا یہ نتیجہ ہوگا۔ کہ وہاں خدا تمہیں مل جائے گا۔ اور اس کی حضوری کا تمہیں شرف عطا کیا جائے گا۔ اور اس کے مکالمہ و مخاطبہ سے تم معزز کئے جاؤ گے ایک صراط مستقیم ہی کی سڑک ہے۔ جہاں تم خدا سے مل سکتے ہو۔ اس سے بات کر سکتے ہو۔ اور اسکی حضوری کا شرف حاصل کر سکتے ہو۔ سو اگرچہ یہ بات کسی قوم اور مذہب میں نہیں۔ تاہم اس امر سے انکار نہیں ہو سکتا۔ کہ دنیا کے اکثر مذاہب اپنے اندر ایک مذہبی رنگ رکھتے ہیں۔ اور اپنے عقائد پر ایک حد تک ایمان رکھتے ہیں اور مذہبی اصولوں پر تھوڑا بہت چلنے کی کوشش کرتے ہیں۔ برخلاف اس آریہ فریق کے جسکو مذہب کے ساتھ صفائی باطن کے ساتھ حصول نیکی کے ساتھ صدق اور راستی کے ساتھ کوئی تعلق یا واسطہ نہیں۔ بلکہ یہ صرف ایک پولیٹیکل فرقہ ہے۔ جسکی تمام ہمت ساری کوشش انتہائی محنت اس بات پر ختم ہے۔ کہ مسلمانوں کے ساتھ عداوت کریں۔ اور ملک میں ایک زور اور قوت حاصل کریں۔ اس قوم کے تمام منازل سلوک ایسی باتوں کے سوچنے میں طے ہوتے ہیں۔ جن کے ذریعہ سے مسلمان ہند سے خارج ہو جائیں۔ اور ہندوستان پھر آریہ ورت بن جائے۔ سینکڑوں برس سے ان نادانوں کو یہ سبق سکھایا جا رہا ہے۔ کہ ملک خدا کا ہے۔ وہ جس کو چاہتا ہے۔ دیتا ہے۔ جس سے چاہتا ہے لیتا ہے اے گذشتہ سنین کی گنتی کرنے میں لاکھوں کروڑوں سے آگے نکل کر سنکھوں پدموں تک جانے والو! دور کیوں جاتے ہو۔ یہ تو کوئی دور کی بات نہیں جبکہ تم بھی ہماری طرح وسط ایشیا ہی سے آئے تھے۔ اور اب تک تاریخوں میں جس کو ہند کے اصلی باشندے کہتے ہیں وہ ہند میں موجود ہیں۔ جیسا کہ مسلمانوں نے تم کو فتح کیا تھا ایسا ہی تم نے ان لوگوں کو فتح کیا تھا۔ فرق ہے تو صرف اتنا کہ تم نے اپنے مفتوحوں کو قتل کیا اور جنگلوں اور پہاڑوں میں بھگا دیا۔ جو باقی بچے۔ ان کو ذلیل کیا اور غلام بنایا۔ برخلاف اس کے ہمنے تم کو عزت دی۔ اپنے درباروں میں تم کو وزیر بنایا۔ بڑے بڑے صوبوں پر تم کو گورنر مقرر کیا۔ اور اس سب احسانوں کا صلہ آج یہ ہے۔ کہ تم ہم کو ہند سے ہی نکالنا چاہتے ہو۔

یہ قوم آریہ مدت سے اپنے ان توہمات میں لگی ہوئی ہے۔ لیکن آج کل سوادیشی موومنٹ نے جو تقسیم بنگالہ کے باعث جنم پذیر ہوئی ہے اس قوم میں ایک نئی روح پھونکی ہے۔ اور اپنے خیالی ہوائی گھوڑوں کو دوڑانے کی امید میں انہوں نے ایک نئی تجویز سوچی ہے۔ کہ آؤ! **منافقت** کے ساتھ مسلمانوں کو اپنے ساتھ ملائیں۔ سودیشی کے نام پر جو جلسے کئے جاتے ہیں۔ اور آئے دن حکام سرکاری پر ناجائز حملے جابجا کئے جاتے ہیں۔ اور بیہودہ حرکتیں بنگالی مہاشوں کی طرح کی جاتی ہیں۔ ان میں مسلمانوں کو بھی شامل کریں۔ لیکن یاد رہے کہ مسلمان ایسے نادان نہیں ہیں۔ جو اس طرح سے تمہارے پیچھے میں آ جاویں۔ تمہاری وہ گندی گالیاں اور ناپاک حملے جو تم نے پبلک لکچروں میں اور چھپی ہوئی کتابوں میں ہمارے مقدس مطہر افضل الرسل سردار پر اور آپ کے جانشینوں پر اور خدا کی کتاب پر کئے ہیں وہ سب کے سب مسلمانوں کی آنکھوں کے آگے موجود ہیں۔ کیا مسلمان ایسے بے غیرت ہیں؟ کہ وہ دیانند کی بدزبانیوں اور لیکھرام کی نقش تحریروں کو اپنے ہادی اور شفیع کے حق میں تم سے سن کر پھر تمہارے ساتھ باہم شیر شکر ہو جاویں گے؟ کیا مسلمانوں کو یہ بات بھول جائے گی کہ تمنے سرکاری دفاتر میں اپنے ماتحت مسلمانوں کے ساتھ کیا کیا سلوک کئے۔ کیا مسلمانوں کو معلوم نہیں کہ ہند کے رجواڑوں میں بالخصوص جہاں آریوں کا دخل ہو گیا ہے۔ وہاں مسلمانوں کا کیا حال ہو رہا ہے۔

اے مسلمانو! خبردار اس دشمن کے قابو میں نہ آنا جس سوراخ سے تم ایک دفعہ نیش کھا چکے ہو۔ اس میں دوبارہ انگلی نہ ڈالنا۔ صدیوں تک جس قوم کو تمنے بچوں کی طرح پالا۔ اور غلامی سے نکال کر درباری اور گورنر اور کمانڈر بنا دیا تھا۔ اس قوم نے جس احسان فراموشی اور محسن کشی کا رویہ اور عادت تم پر ظاہر کی ہے۔ وہ قوم اب دوبارہ ہرگز اس لائق نہیں۔ کہ اس پر ذرہ برابر اعتبار کیا جائے۔ مداہنت کے طور پر ان کے ساتھ ملنا ایک بڑا گناہ ہے۔ منافق اور مداہنہ کرنے والا مسلمان نہیں ہو سکتا۔ یہ تو چاہتے ہیں۔ کہ نفاق کے طور پر تم کو اپنے ساتھ ملائیں۔ پر مسلمان کا کام نہیں کہ نفاق کرے پس ان کے جلسوں میں شریک ہونے اور ان کے ساتھ خلط ملط کرنے سے قطعاً پرہیز رکھو۔ اسی میں تمہارا بچاؤ اور تمہاری بہتری ہے تمہارا دین بھی اسی طرح سے محفوظ رکھ سکتا ہے۔ اور تمہاری دنیا بھی اسی راہ سے سنور سکتی ہے۔ کہ تم اس قوم کے ساتھ کوئی تعلق نہ رکھو۔

وی پی آتے ہیں۔ چونکہ اخبار کے چلانے کیواسطے فنڈ کی بہت ضرورت اس واسطے خریداران کی خدمت میں ۱۹۰۶ء کی قیمت کی وصولی کیواسطے وی پی ارسال کئے جاتے ہیں وصول کر کے مشکور فرماویں۔ منیجر

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

درس قرآن شریف

درس قرآن شریف کے واسطے آئندہ بجائے ایک صفحہ کے دو صفحے ہر اخبار میں رکھے گئے ہیں۔ اس میں حضرت استاذی المعظم مولوی حکیم نور الدین صاحب کا درس قرآن شریف اس طرح سے درج ہوا کرے گا۔ انشاء اللہ تعالیٰ کہ شاہ رفیع الدین صاحب کے ترجمہ قرآن شریف کو مد نظر رکھ کر جن آیات کا ترجمہ حضرت مولوی صاحب خاص طور پر کیا کریں گے۔ اور جو تفسیر حضرت مولوی صاحب خاص اعتراضات کے جوابات میں فرمایا کریں گے۔ وہ درج اخبار ہوگی۔ باقی تفسیر اور ترجمہ احباب دیگر تفاسیر اور تراجم میں دیکھ سکتے ہیں۔ اس طرح سے انشاء اللہ جلد بہت سا حصہ قرآن شریف کا حل ہوتا چلا جائے گا۔

چونکہ یہ سال کا پہلا نمبر اخبار کا ہے۔ اسمیں تبرکاً حضرت اقدس مسیح موعود کی فرمائی ہوئی ایک تازہ تفسیر اول رکوع قرآن شریف کی درج کی جاتی ہے۔ یہ تفسیر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں ایام میں ۲۶۔ دسمبر ۱۹۰۵ء کے جلسہ کی تقریر میں فرمائی تھی۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الٓمٓ۔ اس کے معنے ہیں۔ انا اللہ اعلم۔ میں اللہ پورے علم والا اور سب سے زیادہ جاننے والا ہوں۔ ذٰلک الکتاب لاریب فیہ ھدًی للمتقین۔ یہ کتاب جو شک و شبہ سے بالکل پاک ہے۔ متقیوں کو ہدایت عطا کرتی ہے۔ ہر ایک شے کے واسطے چار علل ہوتی ہیں۔ علت فاعلی۔ علت مادی۔ علت صوری اور علت غائی اس آیت میں اس کتاب کے متعلق چار علتوں کو بیان کیا گیا ہے۔ الٓمٓ۔ انا اللہ اعلم۔ میں خدا سب سے بڑھ کر علم رکھنے والا ہوں۔ یہ اس کتاب کی علت فاعلی ہے۔ ذٰلک الکتاب۔ یہ کتاب اس خدا کی طرف سے آئی ہے۔ جو سب علموں کا مالک ہے، اس کی طرف سے یہ کتاب ہے۔ یہ علت مادی ہے۔ لاریب فیہ یہ اس قسم کی اور اس خوبی کی کتاب ہے۔ کہ اس میں کوئی شک و شبہ والی بات نہیں۔ تمام باتیں صاف اور پاک ہیں۔ یہ اس کی علت صوری ہے۔ ھدًی للمتقین۔ اس کا فائدہ اور نتیجہ یہ ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت عطا کرتا ہے۔ یہ اس کی علت غائی ہے۔ اس کے آگے یہ لکھا ہے۔ کہ وہ متقی لوگ کون ہیں اور ان کے صفات کیا ہیں جو ہدایت کا انعام حاصل کرنے کے مستحق ہوتے ہیں۔

الذین یومنون بالغیب ویقیمون الصلوٰۃ ومما رزقنٰھم ینفقون۔ والذین یومنون بما انزل الیک وما انزل من قبلک وبالاٰخرۃ ھم یوقنون۔ یعنی وہ لوگ ہیں جو غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ اور نماز کو قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ انہیں دیا گیا ہے۔ اس میں سے خرچ کرتے ہیں اور جو کچھ تجھ پر نازل ہوا۔ اس پر ایمان لاتے ہیں اور جو کچھ تجھ سے پہلے نازل ہوا اس پر ایمان لاتے ہیں

اب اس جگہ ایک سوال پیدا ہوتا ہے۔ کہ اس کتاب کی علت غائی یہ قرار دی گئی ہے۔ کہ متقیوں کو ہدایت دیتی ہے اور متقی کے صفات یہ بیان کئے گئے ہیں۔ کہ خدا پر ایمان رکھتا ہے نماز پڑھتا ہے۔ صدقہ دیتا ہے۔ کتب الٰہی کو مانتا ہے۔ جب پہلی ہی سے وہ ان صفات سے متصف ہے۔ تو پھر وہ کون سی ہدایت ہے۔ جو اس کو اس کتاب کے ذریعہ عطا ہوگی۔

سو غور سے سننا چاہیئے۔ اس جگہ ہدایت سے ایک اور اعلیٰ امر مراد ہے جو خدا نے مجھ پر ظاہر کیا ہے اور میں اس جگہ بیان کرتا ہوں۔ پہلی صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یومنون بالغیب یعنی غیب پر ایمان لاتے ہیں۔ یہ ایک مومن کی ابتدائی حالت ہے کہ جن چیزوں کو اس نے نہیں دیکھا۔ ان کو مان لیا ہے۔ غیب نام خدا کا ہے اور نیز غیب سے مراد حشر اجساد اور بہشت اور دوزخ اور وہ تمام امور ہیں۔ جو در پردہ ہیں۔ پس جو شخص ان سب باتوں پر ایمان لاتا ہے۔ اس کو بالآخر ایک انعام عطا ہوتا ہے اور وہ انعام یہ ہے۔ کہ اس کی حالت غیب سے منتقل ہو کر علم شہود کی طرف آ جاتی ہے۔ جن باتوں پر وہ پہلے غائب کے طور پر ایمان لاتا ہے۔ ان کا عارف بن کر وہ امور اس کے سامنے مشہود ہو جاتے ہیں۔ اس کو رفتہ رفتہ وہ درجہ عطا ہوتا ہے کہ وہ اللہ تعالیٰ کو اسی دنیا میں دیکھ لیتا ہے۔ اگر یہ درجہ غیب پر ایمان لانے والے کو عطا نہ ہوتا۔ تو پھر ایمان عبث ہوتا۔ اس پر ایک دلیل قرآن شریف میں یہ ہے۔ کہ من کان فی ھذہٖ اعمٰی فھو فی الاٰخرۃ اعمٰی۔ جو اس دنیا میں اندھا ہے وہ اس دنیا میں بھی اندھا ہی ہوگا۔ جب تک خدا کو دیکھ نہیں لیتا۔ اس کا ایمان سماعی ہے۔ پس اس جگہ ھدًی للمتقین سے یہ مراد ہے۔ کہ غیب پر ایمان لانے والے کو آگے ترقی دی جائے گی اور وہ اس کلام کے ذریعہ سے ترقی پا کر مشاہدہ کے درجہ پر پہنچ جائے گا۔

دوسری صفت متقی کی یہ ہے۔ کہ یقیمون الصلوٰۃ نماز کو قائم کرتے ہیں۔ نماز کو کھڑا کرتے ہیں۔ یعنی جب نماز پڑھنے لگتے ہیں۔ تو قسما قسم کے وساوس اور خطرات آ کر حارج ہوتے ہوتے آخر نماز کو گرا دیتے ہیں۔ متقی کو پھر یاد آتا ہے۔ تو وہ نماز کی طرف اپنی توجہ کو پورا کرنے کی کوشش کرتا ہے اور نماز کو کھڑا کرتا ہے۔ لیکن تھوڑی دیر کے بعد وہ پھر گر جاتی ہے۔ غرض یہی حالت اسکی رہتی ہے۔ کہ وہ تکلف کے ساتھ بار بار اپنی نماز کو کھڑا کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اور بار بار اسکی نماز گرتی رہتی ہے۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کتاب کے ذریعہ سے ایک ہدایت کی کامیابی عطا فرماتا ہے۔ اور نماز اس کے واسطے بطور ایک غذا کے ہو جاتی ہے۔ اور نماز میں اس کو وہ لذت عطا کی جاتی ہے۔ جو سخت پیاس کے وقت ٹھنڈا پانی پینے سے حاصل ہو سکتی ہے۔ اس وقت انسان کی مرضی خدا کی مرضی کے موافق بن جاتی ہے اور نماز اس کے واسطے ایک طبعی حالت ہوتی ہے۔ معمولی آدمی تو کہے گا۔ کہ یہ ایک بناوٹ ہے۔ لیکن اس دین میں ہزارہا اولیاء گذر چکے ہیں۔ جن کو یہ حالت حاصل ہوئی ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی فرمایا ہے۔ کہ میری آنکھوں کی ٹھنڈک نماز میں ہے جب آدمی اس درجہ پر پہنچتا ہے۔ تو اس کے واسطے بھاری اکمل اور اتم لذت نماز ہی میں حاصل ہوتی ہے۔ جو شخص کشاکش میں ہے اپنی نماز کو اٹھا کر کھڑا کرتا ہے۔ اور وہ پھر گر جاتی ہے۔ پھر اٹھاتا ہے پھر گر جاتی ہے۔ وہ ہنوز متقی ہے۔ اس جگہ متقی سے مراد وہ شخص ہے۔ جو نفس لوامہ کی حالت میں ہے۔

یاد رکھو۔ کہ نفس کے تین درجات ہیں۔ نفس امارہ نفس لوامہ نفس مطمئنہ۔ نفس امارہ وہ ہے۔ جو فسق و فجور میں غرق ہے اور نافرمانی کا غلام ہے۔ اور نیکی کی طرف توجہ نہیں کرتا۔ نفس لوامہ وہ ہے۔ جو نیکی کی طرف توجہ کرتا ہے مگر بدی میں بھی پڑ جاتا ہے۔ پھر اپنے آپ کو ملامت کرتا ہے۔ کہ میں نے یہ بدی کیوں کی۔ مگر پھر بدی میں گر جاتا ہے۔ غرض اس کا نفس کے ساتھ ایک جھگڑا لڑائی لگا رہتا ہے کبھی وہ نیچے اور نفس اوپر اور کبھی نفس نیچے اور وہ اوپر۔ یہاں تک کہ وہ فتح پاتا ہے۔ تب لڑائی ختم ہو جاتی ہے۔ اور کل سلطنت اور طاقت خدا کی ہو جاتی ہے۔ وہ نفس مطمئنہ کہلاتا ہے۔ تمام مفسد قتل ہو جاتے ہیں یا سزا پا جاتے ہیں۔ یا نکالے جاتے ہیں۔ اور ایک امن کی سلطنت قائم ہو جاتی ہے۔ جیسا کہ قرآن شریف میں اس امر کی طرف اشارہ آیا ہے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ وکذالک یفعلون۔

یعنی جب بادشاہ کسی گاؤں میں داخل ہوتے ہیں۔ تو پہلا تانا بانا سب تباہ کر دیتے ہیں۔ بڑے بڑے نمبر دار پہلے پکڑے جاتے ہیں جب سلطنت بدلتی ہے۔ تو بڑے بڑے نامور ذلیل کئے جاتے ہیں۔ اور ایک تغیر عظیم واقع ہوتا ہے اور ایک نئی سلطنت بن جاتی ہے۔ ایسا ہی روحانی طور پر انسان ایک نیا انسان بن جاتا ہے اور فتح کامل کے بعد ایک نیا سکہ بیٹھ جاتا ہے۔ اور بالکل امن و امان کی حالت پیدا ہو جاتی ہے۔

اس کے بعد متقی کی علامت یہ ہے۔ کہ ممّا رزقنٰھم ینفقون جو کچھ ہم نے ان کو دیا ہے۔ اس میں سے کچھ خرچ کرتے ہیں یہ ابتدائی حالت ہے۔ اور ان لوگوں کی حالت ہے۔ جو کچھ خرچ کرتے ہیں۔ تمام معمولی لوگ بھی ایسا کرتے ہیں۔ کون ہے۔ جس کے سامنے ایک غریب بھوکا آدمی اور وہ رحم کر کے اس کو ایک روٹی بھی نہ دیدے۔ اس کے واسطے تو

مسلمان ہونے کی بھی ضرورت نہین۔ یہ فطرت انسانی مین داخل ہے کہ کچھ صدقہ دے۔ لیکن ایک اعلیٰ ایمان ہے۔ جو بوساطت انبیاء حاصل ہوتا ہے۔ جس مین انسان اس درجہ تک پہنچتا ہے۔ کہ وہ سارا ہی خدا کا ہو جاتا ہے۔ جو خدا کی حد تک رہتا ہے۔ یعنی خدا کے راہ مین کچھ خرچ کرتا ہے۔ وہ ہنوز ناقص ہے اور اپنی علت غائی تک نہین پہنچا۔ کامل وہ ہے۔ جس نے اپنی زندگی خدا کے لئے وقف کر دی۔ اس مین یہ بھی یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ اللہ کے راہ مین خرچ کرنے کے واسطے صرف روپیہ پیسہ ہی نہین۔ خدا تعالیٰ نے اس کی کوئی تخصیص نہین کی۔ بلکہ ہر ایک شئے جو خدا نے ہمکو دی جس مین علاوہ مال و دولت اور ظاہری اسباب و متاع دنیا کے انسان کی جسمانی روحانی سب قوتین شامل ہین۔ مثلاً ایک طبیب ہے۔ وہ اپنے فن طبابت کے ذریعہ سے خلقت کو فائدہ پہنچاتا ہے۔ تو یہی اس کا اللہ کے راہ مین ایک گونہ خرچ کرنا ہے۔

اس کے بعد اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ وہ لوگ خدا کی فرستادہ وحی پر جو پہلی کتابون مین موجود ہے۔ اور اس کتاب مین ہے۔ ایمان لاتے ہین۔ یہ ایمان وحی اللہ پر ترقی کر کے انسان کو خود ایک امت کا انعام عطا کرتا ہے۔ اور وہ انعام یہ ہے۔ کہ یہ خود اس قابل ہو جاتا ہے۔ کہ اس پر خدا تعالیٰ کی طرف سے دروازہ الہام اور وحی کا کھولا جاتا ہے۔ پہلا ایمان تو صرف سماعی ہے۔ لیکن اب خود انسان کے حال پر وارد ہوتا ہے۔ جو شخص خدا کے لیے ہو جاتا ہے۔ اور اس کی طرف پوری پوری توجہ کرتا ہے۔ اور اس کے لیے اپنے وجود کو کھو دیتا ہے۔ اس پر خدا کی وحی نازل ہوتی ہے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوا۔ کہ وحی کے ذریعہ سے انعام و اکرام کا دروازہ ہمیشہ کھلا ہے۔ جو لوگ کہتے ہین۔ کہ اس امت کے واسطے وحی کا دروازہ بند ہے۔ اور کسی کو مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نصیب نہین ہو سکتا۔ وہ جاہل ہین۔ اللہ تعالیٰ نے جا بجا وعدہ فرمایا ہے۔ کہ یہ دروازہ ڈھونڈنے والون کے واسطے کھلا ہے۔ چنانچہ ایک جگہ فرمایا ہے۔ والذین جاھدوا فینا لنھدینھم سبلنا۔ جو لوگ ہمارے راہ مین کوشش کرین گے۔ ان کو کامیابی کی راہین دی جاینگی ہان استقامت شرط ہے۔ اور وہ بہت مشکل ہے۔ جو لوگ صبر کے ساتھ خدا کی راہ تلاش کرتے ہین۔ وہ اس کو پا لیتے ہین۔ انپر خدا کے فرشتے نازل ہوتے ہین۔ یہ بات صرف اسی امت مرحومہ کو حاصل ہے۔ اسلام کے سوائے اور کوئی مذہب اس بات کا قائل نہین۔ کہ انسان خدا کے کلام سے مشرف ہوتا ہے یا ہو سکتا ہے۔ ہندو وید نے تو ہمیشہ سے کلام الٰہی کے دروازہ پر مہر لگائی ہوئی ہے۔ صرف ایک دفعہ خدا بولا تھا۔ اور اب کوئی ہزار دفعہ اس کے کلام کے سننے کا بھوکا پیاسا ہو۔ گرہ وہ مہر ٹوٹ نہین سکتی۔ عیسائیون نے بھی مکالمہ الٰہی کا دروازہ قیامت تک کے لئے بند کر کے اس پر مہر لگا دی ہے۔ برہمو بھی اس بات کے قائل نہین کہ خدا کسی سے ہمکلام ہوتا ہے۔ الغرض تمام مذاہب کا یہی حال ہے یہان تک کہ بدقسمت مسلمانون کا بھی یہ عقیدہ ہو گیا ہے۔ کہ اب خدا تعالیٰ کسی کو اپنا مکالمہ نصیب نہین کرتا۔ لیکن اگر اللہ تعالیٰ کے مکالمات اور مخاطبات نہ ہوتے۔ تو پھر اسلام کا کیا فخر تھا۔ جب خدا پر پورا بھروسہ نہین۔ تو پھر نجات کیونکر ہو سکتی ہے ضروری امر دو اسلام کی اصل روح اور کیفیت یہی ہے۔ کہ مسلمان خدا تعالیٰ کے انعام و اکرام مکالمہ و مخاطبہ پاتے ہین۔ پھر اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اولٰئک علی ھدی من ربھم و اولٰئک ھم المفلحون۔ یہی لوگ ہین جو کامل ترقی پا کر اپنے رب کی طرف سے ہدایت یافتہ ہین۔ اور یہی لوگ ہین جو کہ نجات پانے والے ہین۔

قطعہ تاریخ وفات حضرت مولوی عبدالکریم صاحب رضی اللہ عنہ

(مصنفہ مولوی محمد نواب خانصاحب ثاقب مالیر کوٹلوی)

یہ اشعار حضرت مولوی صاحب کے قبر کے سرہانے کتبہ پر لکھے جاوین گے۔

یہ ہے اس باخدا مرد خدا کا مرقد روشن
بحکم وحی روشن جو مسلمانون کا لیڈر تھا
پڑا رہتا تھا سایہ کی طرح عیسیٰ کے در پردہ
اطاعت اور وفا مین سایہ ظل ہمیشہ تھا
مسیحا سے ہوا زندہ مسیحا مین مٹا آخر۔
الگ ہٹ کے ہے مرنا اور جینا اسپہ دو بھر تھا
دم عیسیٰ کی جنبش تھا ید بیضا کی تھا تابش
شعاع مہر روشن تھا ضیاء بدر انور تھا
خدا کے گھر سے ہارا اور بہشتی مقبرہ پایا۔
مزین جس کے دم سے مسجد و محراب و منبر تھا
مسیحا کے محامد سے تھا پر ہر واعظ اور خطبہ
مناقب کا مرقع اس کا ہر اسپیچ و لکچر تھا
نیا طرز ادا اس کا نیا حسن بیان ہر دم
ہر اک وعظ اس کا شہد اور ہر بیان قند مکرر تھا
جو دل کا سخت آ جاتا وہ دم مین موم ہو جاتا
پگھل کر بہنے لگتا تھا کلیجہ جس کا پتھر تھا
مسیحا کو جو مانے اس کو وہ مومن سمجھتا تھا
مسیحائی کا منکر شخص نزدیک اس کے کافر تھا
نہ کچھ پیری چلی گر یہان افسون نہ چھو منتر کی
ہوا آخر مسلمان جو مرید پیر نیچر تھا
وہ تھا اصحاب صفہ کے مبارک پاک گروہ مین
مسیحا کا در و دیوار اس کا بام اور در تھا
زبان و دل موافق تھا مخالف تھا دو رنگی کا
جو دل مین تھا نشان اس کے وہی اسکی زبان پر تھا
رکھے معصومیت مین پورے سینتالیس سال اس کے۔ رہا جب تک وہ دنیا مین مطیع حکم داور تھا۔
سخن کی داد دیتا تھا سخن کا قدردان تھا وہ
سخن سنج و سخن گو وہ سخن فہم و سخنور تھا
وفات اس کی ہوئی تیرہ سو اور تئیس ہجری مین [۱۳۲۳]
یہ وہ دن تھا کہ ہر چھوٹا بڑا با دیدۂ تر تھا
یہ بدھ کا روز گیارہ ماہ شعبان المعظم کی
بلا کا دن قیامت کا سماں یا روز محشر تھا
یہ وہ دن تھا کہ چشم مہر و مہ بھی ڈبڈبا آئی
زمین و آسمان اس نوحہ خوانی مین برابر تھا
اٹھا کر آیا بادل جبکہ مطلع صاف تھا سارا
سماں رونے کا بام آسمانی پر سراسر تھا
وہ قطرے مینہ کے تھے یا بندھ گیا تھا تار آنسو کا
یہ اشک غم ہی گویا موتیون کا اک نچھاور تھا
تڑپ کر بجلیان کوندین بہانے اشک آنکھون سے
یہ کہتے ہین بجلی کا بھی انگارون پہ بستر تھا
کلیجہ پھٹ گیا بادل کا رو دیا پھوٹ پھوٹ الیا
وہ ہر ان غم کا ہی تھا آخر نہ وہ لوہا نہ پتھر تھا
ہو روح حضرت عبدالکریم آرام و راحت مین
وہ روحانی فرشتہ تھا۔ دم اس کا روح پرور تھا
دعا کرتے رہو ثاقب کہ بیڑا پار ہو اس کا
وہ علم و معرفت کے بحر کا کامل شناور تھا

بدر کے دو پرچے مطلوب ہین

اخبار بدر کے پرچے نمبر اکتیس [۳۱] و چھتیس [۳۶] دفتری کی غلطی سے بعض خریدارون کو دوبارہ چلے گئے ہین۔ اور بعض کو بالکل نہین گئے۔ ان کی طرف سے مطالبہ ہو رہا ہے۔ اور یہان ایک پرچہ بھی نہین دوبارہ چھپوانے کی نوبت خرچ اور حرج ہے۔ اس واسطے التماس ہے۔ کہ جن صاحبان کے پاس یہ پرچے دوبارہ چلے گئے ہین۔ وہ براہ عنایت واپس دفتر بدر کو ارسال کرین۔ تاکہ سب دوستون کے فائل مکمل بنے رہین۔ مینیجر۔

ضرورت

ایک احمدی مستری کی ضرورت ہے۔ جو انجن کے کام سے بخوبی واقف ہو۔ اور چکی آٹا کے کام مین تجربہ رکھتا ہو۔ سر دست ایک انجن کے کام پر اس کو لگایا جاوے گا۔ آئیل انجن کا کام جو جانتا ہو تو سکھایا جائے گا۔ تنخواہ معقول روپیہ ماہوار خوراک ملے گی۔ درخواستین بمعہ نقول سندات آنی چاہئین۔

المشتہر
شیخ غلام قادر و شیخ نیاز احمد سوداگران۔ وزیر آباد

تحقیق الادیان و تبلیغ الاسلام

ڈاک والا

آمد مسیح - ملک سوٹزرلینڈ کے شہر اسٹون میں بہت سے عیسائی جمع ہو رہے ہیں۔ اور نہایت گران قیمتی زمینیں خرید کر مکانات بنا رہے ہیں۔ ان کا عقیدہ ہے کہ مسیح کی آمد کا وقت اب بہت ہی قریب ہے اور اسی سال یعنی ۱۹۰۶ء میں وہ آ جائے گا۔ ان کا امیر ایک دولتمند آدمی ہے۔ مسیح کو پہچان لینا اور اس کے ساتھیوں میں صدق دل کے ساتھ شامل ہو جانا تو بڑے خوش قسمت آدمیوں کا کام ہے لیکن اس بات کا کوئی انکار نہیں کر سکتا کہ تمام دنیا کی در و دیوار سے آواز آ رہی ہے۔ کہ مسیح کی آمد کا یہی وقت ہے۔ جس ملک میں جاؤ۔ مخلوق کے دلوں میں بڑی سنجیدگی کے ساتھ یہ بات میخ آہنی کی طرح گڑ گئی ہے۔ کہ یہ وہ وقت ہے۔ کہ کوئی مسیح مہدی اوتار بدہ پیدا ہو اور اپنے پاک انفاس کی برکت سے لوگوں کو راہ ہدایت پر لائے میں نے مذکورہ بالا فرقہ کے حالات زیادہ تر معلوم کرنے کے لئے ان کو خط لکھا ہے۔ جواب کے آنے پر مفصل حالات درج اخبار کئے جاویں گے۔ انشاء اللہ تعالیٰ۔

عیسائی تہذیب - نے آج کل مردوں اور عورتوں کے اخلاق پر جو اثر کیا ہے۔ اس کے متعلق آئے دن یورپ امریکہ کے سیاحوں بلکہ خود ان ممالک کے اخبار نویسوں اور مصنفوں سے ہم عجیب در عجیب سن رہے ہیں۔ شہر سان فرانسسکو واقع ملک امریکہ میں ایک اخبار نکلتی ہے۔ جسکی ایڈیٹر ایک عورت ہے اس خدا کی بندی نے ایک پرزور مضمون اپنے اخبار میں لکھا ہے۔ کہ کیا عیسائی مرد شادی کے وقت اپنی مطلوبہ عورت کے سامنے سچ بول سکتا ہے۔ اس کے جواب میں وہ دلائل کے ساتھ بیان کرتی ہے کہ ہرگز ممکن نہیں اور نہ کبھی ایسا ہوا ہے اور نہ ہو سکتا ہے کہ عیسائی مرد اپنی مطلوبہ کے سامنے سچ بولے اور پھر وہ اس کو اپنے نکاح میں لا سکے۔ عجیب شادی ہے۔ جسکی اصل بنا ہی جھوٹھ اور فریب پر ہے۔

المفتی - ہمارے بہت دوست اختلافی مسائل کے متعلق یہ سوال کیا کرتے ہیں۔ کہ ان میں حضرت امام علیہ السلام کا فتویٰ اور عمل کیا ہے۔ چونکہ اس قسم کے بہت سے مسائل میری موجودگی میں لوگوں نے حضرت کے سامنے پیش کئے۔ اور جواب حاصل کیا۔ یا سفر و حضر میں اکثر حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں حاضر رہنے کے سبب میں آپکے حکم یا طریق عمل سے آگاہ ہوں اس واسطے میں نے ارادہ کیا ہے۔ کہ اگر خدا توفیق دے۔ تو اس سال کے اخبار میں ایک کالم اس قسم کے مسائل کے حل کرنے کے واسطے خاص کیا جاوے۔ مسائل بطور سوال و جواب اخبار میں درج کئے جاویں۔ اور چھاپنے سے پہلے دوبارہ حضرت اقدس کو دکھا یا سنا لئے جاویں۔ جو احباب اس قسم کے سوالات ارسال فرماویں گے۔ وہ حضرت کی خدمت میں پیش کر کے فیصلہ اخبار میں درج کر دیا جاوے گا۔

اس کالم کا نام المفتی ہوگا۔ وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم۔

انصار بدر

سب سے پہلے ہماری آواز کو حکیم محمد حسین صاحب قریشی نے سنا ہے۔ جو نصرت بدر کے واسطے کمر ہمت چست کر کے کھڑے ہوئے ہیں۔ خدا ان کو جزائے خیر دیوے۔ ان کا خط درج ذیل ہے

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

برادرم مکرم مفتی صاحب۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

آج شام کو اچانک میرے دل میں خدا تعالیٰ نے بدر کی اشاعت و اعانت کی توفیق بخشی۔ اور میں نے یہاں تحریک شروع کی جس کا نتیجہ یہ ہوا۔ کہ اسی وقت پانچ خریدار پیدا ہو گئے۔ الحمد للہ انشاء اللہ تعالیٰ عنقریب اور بھی خریدار دوں گا۔ میں نے مصمم ارادہ کر لیا ہے۔ کہ اس کی اشاعت میں پوری کوشش کروں گا وما توفیقی الا باللہ العلی العظیم

یہ سب خریدار ۱۲ ؍ والے ہیں

ایک ضروری عرض کرنا ضروری سمجھتا ہوں۔ اور اخبار کے لئے بہتری کا ایک ذریعہ جانتا ہوں اور وہ یہ ہے۔ کہ شروع سال سے جبکہ آپ نے اخبار کو ۱۲ صفحہ کرنے کا ارادہ کیا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ زائد چار صفحہ ٹائٹیل کی صورت میں رنگین ہوں اور کوئی ایک رنگ تجویز کر لیں جسکو بالالتزام نبھانے کی کوشش کی جاوے ٹائٹیل کی تقسیم بالالتزام اس طرح پر ہو۔ صفحہ اول بدستور سابق صفحہ دوم کالم اول۔ الہامات و کشوف وغیرہ حضرت اقدس کالم دوم جماعت کے رویا وغیرہ۔ کالم ۳ - سوال و جواب مختصراً ٹائٹیل کا چوتھا صفحہ اشتہارات۔ ٹائٹیل کا تیسرا صفحہ دنیا بھر کی چیدہ اور مفید خبریں۔ متن سارا حسب معمول۔ مگر اس کا التزام شروع سال سے باقاعدہ رکھیں۔ اور کم سے کم پورا سال نبھا کر دیکھیں۔ کہ بدر کیا ہوتا ہے۔ اور کیسی قبولیت بفضلہ تعالیٰ حاصل کرتا ہے۔

ان پانچ خریداروں کی قیمتیں انشاء اللہ جنوری ۱۹۰۶ء کے آخیر تک پہنچ جاوینگی۔ والسلام

اسمائے خریداران

۱ - میاں غلام حکم صاحب سارجنٹ دوم پولیس کوتوالی شہر لاہور

۲ - میاں نور الدین صاحب نیچہ بند - بیرون دہلی دروازہ - لاہور

۳ - میاں عبد الرحمان صاحب زرگر - بر دوکان میاں مراد بخش صاحب زرگر اندرون دہلی دروازہ - لاہور

۴ - میاں کریم بخش صاحب پہلوان - ریلوے پریس نولکھا - لاہور

۵ - میاں عبد السبحان صاحب معرفت خاکسار .. - - قریشی لاہور

عاجز محمد حسین قریشی لاہور۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

مخدومی مفتی صاحب - السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ آپ کو شاید معلوم ہو گا۔ کہ سفر دہلی کے بعد میں ڈلہوزی تبدیل ہو کر آ گیا ہوں یہاں آنے سے پیشتر میں نے ہر چند کوشش کی تھی۔ کہ بجائے ڈلہوزی کے کسی اور جگہ تبدیل کرایا جاؤں۔ مگر بالکل بے سود۔ آخر یہاں پہنچنے پر میرا ارادہ تھا کہ خیمہ میں رہوں۔ مگر یہاں سردی نہائت سخت ہے اور برف شروع ہو گئی ہے۔ اس لئے مجبوراً چھت کے نیچے مع عیال رہتا ہوں۔ اس پر ہی بس نہیں۔ بلکہ جب سے آیا ہوں۔ دو دفعہ خفیف زلزلہ آ چکا ہے۔ اور آئندہ زلزلہ عظیمہ والی پیشگوئی علاقہ ڈلہوزی پر پوری ہوتی ہوئی معلوم ہوتی ہے۔ کیونکہ یہاں سے دونیرہ کے قریب سڑک کی طرف سے تو تقریباً پچیس میل اور یوں سیدھا تقریباً دس بارہ میل کے فاصلہ پر چھ گز زمین نیچے بہ گئی ہے۔ اور اس میں تین سوراخ ہو گئے ہیں۔ جن سے کثرت سے دھواں نکل رہا ہے۔ اس امر کے متعلق تھانیدار صاحب دونیرہ نے ڈپٹی کمشنر صاحب کو رپورٹ بھی بھیجی ہے۔ مگر نہ معلوم کیا ایکشن لیا گیا ہے۔ سنا گیا ہے کہ حکام ملاحظہ کر گئے ہیں۔ دیکھئے اوپر جانی پر وغیرہ کا تجربہ ہے اور ادھر اللہ ذو الجلال والاکرام کا وعدہ ہے۔ میرا دل بڑے زور گواہی دیتا ہے۔ کہ وہ وعدہ علاقہ ڈلہوزی کے لئے مقدر معلوم ہوتا ہے۔ ہم عاجزوں پر اللہ تعالیٰ رحم فرمائے۔ میرے لئے تو نہائت ابتلا کا موقع ہے کیونکہ میری روحانی حالت نہائت گندی ہے۔ میں سچ سچ کہتا ہوں کہ اگر اللہ تعالیٰ کے رحم اور حضرت اقدس کی شفاعت کی امید نہ ہوتی۔ تو میں بے شک جہنم کے لائق ہوں۔ آپ میرے لئے دعا کریں۔ اور حضرت اقدس علیہ الصلوٰۃ والسلام اور حضرت حکیم الامت کی خدمت میں بھی دعا کے لئے میری طرف سے درخواست کریں والسلام۔

خاکسار نور الدین کلرک ڈاک خانہ ڈلہوزی۔

اللہ تعالیٰ کے وعدے پورے ہوں گے۔ خدا کے مرسل کی فتح ہوگی۔ لیکن ہماری دعا ہے یہ کہ اے قادر خدا ہمارے رب اگر وہ وعدہ کا دن تو ہمیں دکھلائے۔ تو ہمیں ظالموں کے درمیان نہ رکھیو۔ آمین ثم آمین

ناظرین۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ۔ صفحہ۔ ۷-۸-۹- ایڈیٹوریل اور مراسلات کیواسطے رکھے گئے ہیں۔ مگر چونکہ اس وقت حضرۃ کے تازہ اشتہار الوصیت کا بہت جلد احباب تک پہنچانا ضروری ہے اور اکثر جگہوں میں اشتہار نہیں پہنچ سکا ہوگا۔ جہاں کہ اخبار پہنچتا ہے اور نیز اخبار میں اس اشتہار کا محفوظ کر دینا ضروری ہے اس واسطے یہ صفحات اس مبارک اشتہار کے درج کرنے میں صرف کر کے دعا کی جاتی ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ اس پر عمل کرنے کی ہمکو توفیق دے اور سال جدید کے پہلے اخبار میں اس کا اندراج موجب برکت ہو۔ والسلام

وحی اللہ

دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا اور بڑے زور آور حملوں سے اسکی سچائی ظاہر کر دے گا۔

یہ رسالہ جس کا نام ہے

الوصیۃ ہے

کلام پاک

حضرت حجۃ اللہ مسیح موعود و مہدی معہود میرزا غلام احمد علیہ الصلوۃ والسلام قادیانی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ ونصلی علی رسولہ الکریم

الحمد للہ رب العلمین ط والصلوۃ والسلام علی رسولہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین۔ اما بعد چونکہ خدائے عزوجل نے متواتر وحی سے مجھے خبر دی ہے کہ میرا زمانہ وفات نزدیک ہے اور اس بارہ میں اس کی وحی اس قدر تواتر سے ہوئی کہ میری ہستی کو بنیاد سے ہلا دیا اور اس زندگی کو میرے پر سرد کر دیا۔ اس لئے میں نے مناسب سمجھا کہ اپنے دوستوں اور ان تمام لوگوں کے لئے جو میرے کلام سے فائدہ اٹھانا چاہیں چند نصائح لکھوں۔ سو پہلے میں اس مقدس وحی کی اطلاع دیتا ہوں۔ جس نے مجھے میری موت کی خبر دیکر میرے لئے یہ تحریک پیدا کی اور وہ یہ ہے جو عربی زبان میں ہوئی۔ اور بعد میں اردو کی وحی بھی لکھی جائیگی

قرب اجلک المقدر ولا نبقی لک من المخزیات ذکرا۔ قل میعاد ربک ولا نبقی لک من المخزیات شیئا۔ واما نرینک بعض الذی نعدھم او نتوفینک۔ تموت وانا راض منک۔ جاء وقتک ونبقی لک الآیات باھرات ط جاء وقتک ونبقی لک الآیات بینات ط قرب ما توعدون۔ واما بنعمۃ ربک فحدث انہ من یتق اللہ ویصبر فان اللہ لا یضیع اجر المحسنین۔ (ترجمہ) تیری اجل قریب آگئی ہے اور ہم تیرے متعلق ایسی باتوں کا نام و نشان نہیں چھوڑیں گے۔ جن کا ذکر تیری رسوائی کا موجب ہو۔ تیری نسبت خدا کی میعاد مقررہ تھوڑی رہ گئی ہے اور ہم ایسے تمام اعتراض دور اور دفع کر دیں گے اور کچھ بھی ان میں سے باقی نہیں رکھیں گے۔ جن کے بیان سے تیری رسوائی مطلوب ہو اور ہم اس بات پر قادر ہیں کہ جو کچھ مخالفوں کی نسبت ہماری پیشگوئیاں ہیں۔ ان میں سے تجھے کچھ دکھا دیں یا تجھے وفات دیدیں۔ تو اسحالت میں ہوگا۔ جو میں تجھ سے راضی ہونگا اور ہم کھلے کھلے نشان تیری تصدیق کے لئے ہمیشہ موجود رکھیں گے جو وعدہ کیا گیا وہ قریب ہے۔ اپنے رب کی نعمت کا جو تیرے پر ہوئی۔ لوگوں کے پاس بیان کر۔ جو شخص تقویٰ اختیار کرے اور صبر کرے تو خدا تعالیٰ ایسے نیکوکاروں کا اجر ضائع نہیں کرتا

اس جگہ یاد رہے کہ خدا تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ ہم تیری نسبت ایسے ذکر باقی نہیں چھوڑیں گے۔ جو تیری رسوائی اور ہتک عزت کا موجب ہوں اس فقرہ کے دو معنے ہیں (۱) اول یہ کہ ایسے اعتراضات کو جو رسوا کرنیکی نیت سے شائع کئے جاتے ہیں۔ ہم دور کر دیں گے۔ اور ان اعتراضات کا نام و نشان نہ رہے گا۔ (۲) دوسرے یہ کہ ایسے شکایت کرنیوالوں کو جو اپنی شرارتوں کو نہیں چھوڑتے اور بدگوئی سے باز نہیں آتے۔ دنیا سے اٹھا لیں گے اور صفحہ ہستی سے معدوم کر دیں گے۔ تب ان کے نابود ہونے کی وجہ سے ان کے بیہودہ اعتراض بھی نابود ہو جائیں گے۔ پھر بعد اس کے خدا تعالیٰ نے میری وفات کی نسبت اردو زبان میں مندرجہ ذیل کلام کے ساتھ مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اس دن سب پر اداسی چھا جائیگی۔ یہ ہوگا یہ ہوگا یہ ہوگا۔ بعد اس کے تمہارا واقعہ ہوگا۔ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔

حوادث کے بارہ میں جو مجھے علم دیا گیا ہے۔ وہ یہی ہے۔ کہ ہر ایک طرف دنیا میں موت اپنا دامن پھیلائے گی۔ اور زلزلے آئیں گے۔ اور شدت سے آئیں گے۔ اور قیامت کا نمونہ ہوں گے اور زمین کو تہ و بالا کر دیں گے۔ اور بہتوں کی زندگی تلخ ہو جائے گی۔ پھر وہ جو توبہ کریں گے اور گناہوں سے دستکش ہو جائیں گے خدا ان پر رحم کریگا جیسا کہ ہر ایک نبی نے اس زمانہ کی خبر دی تھی۔ ضرور ہے۔ کہ وہ سب کچھ واقع ہو۔ لیکن وہ جو اپنے دلوں کو درست کریں گے اور ان راہوں کو اختیار کریں گے جو خدا کو پسند ہیں۔ ان کو کچھ خوف نہیں اور نہ کچھ غم۔ خدا نے مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ کہ تو میری طرف سے نذیر ہے۔ میں نے تجھے بھیجا تا مجرم نیکوکاروں سے الگ کئے جائیں اور فرمایا۔ کہ دنیا میں ایک نذیر آیا پر دنیا نے اس کو قبول نہ کیا لیکن خدا اسے قبول کریگا۔ اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دیگا* میں تجھے اس قدر برکت دوں گا کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈیں گے۔

اور آئندہ زلزلہ کی نسبت جو ایک سخت زلزلہ ہوگا۔ مجھے خبر دی۔ اور فرمایا۔ پھر بہار آئی۔ خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ اس لئے ایک شدید زلزلہ کا آنا ضروری ہے۔ لیکن راستباز اس سے امن میں ہیں سو راستباز بنو! اور تقویٰ اختیار کرو! تا بچ جاؤ۔ آج خدا سے ڈرو تا اس دن کے ڈر سے امن میں رہو۔ ضرور ہے کہ آسمان کچھ دکھاوے اور زمین کچھ ظاہر کرے۔ لیکن خدا سے ڈرنے والے بچائے جائیں گے۔ خدا کا کلام مجھے فرماتا ہے۔ کہ کئی حوادث ظاہر ہوں گے اور کئی آفتیں زمین پر اتریں گی۔ کچھ تو ان میں سے میری زندگی میں ظہور میں آجائیں گی اور کچھ میرے بعد ظہور میں آئیں گی۔ اور وہ اس سلسلہ کو پوری ترقی دیگا کچھ میرے ہاتھ سے اور کچھ میرے بعد۔

یہ خدا کی سنت ہے۔ اور جب سے کہ اس نے انسان کو زمین میں پیدا کیا۔ ہمیشہ اس سنت کو وہ ظاہر کرتا رہا ہے۔ کہ وہ اپنے نبیوں اور رسولوں کی مدد کرتا ہے۔ اور ان کو غلبہ دیتا ہے۔ جیسا کہ وہ فرماتا ہے کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی* اور غلبہ سے مراد یہ ہے کہ جیسا کہ رسولوں اور نبیوں کا یہ منشا ہوتا ہے۔ کہ خدا کی حجت زمین پر پوری ہو جائے۔ اور اس کا مقابلہ کوئی نہ کر سکے۔ اسی طرح خدا تعالیٰ قوی نشانوں کے ساتھ ان کی سچائی ظاہر کر دیتا ہے۔ اور جس راستبازی کو وہ دنیا میں پھیلانا چاہتے ہیں۔ اس کی تخم ریزی انہیں کے ہاتھ سے کر دیتا ہے۔ لیکن اس کی پوری تکمیل ان کے ہاتھ سے نہیں کرتا۔ بلکہ ایسے وقت میں ان کو وفات دیکر جو بظاہر ایک ناکامی کا خوف اپنے ساتھ رکھتا ہے۔ مخالفوں کو ہنسی اور ٹھٹھے اور طعن اور تشنیع کا موقع دیدیتا ہے۔ اور جب وہ ہنسی ٹھٹھا کر چکتے ہیں۔ تو پھر ایک دوسرا ہاتھ اپنی قدرت کا دکھاتا ہے اور ایسے اسباب پیدا کر دیتا ہے۔ جن کے ذریعہ سے وہ مقاصد جو کسی قدر ناتمام رہ گئے تھے۔ اپنے کمال کو پہنچتے ہیں۔ غرض دو قسم کی قدرت ظاہر کرتا ہے (۱) اول خود نبیوں کے ہاتھ سے اپنی قدرت کا ہاتھ دکھاتا ہے (۲) دوسرے ایسے وقت میں جب نبی کی وفات کے بعد مشکلات کا سامنا پیدا ہو جاتا ہے اور دشمن زور میں آجاتے ہیں۔ اور خیال کرتے ہیں۔ کہ اب کام بگڑ گیا اور یقین کر لیتے ہیں۔ کہ اب یہ جماعت نابود ہو جائے گی اور خود جماعت کے لوگ بھی تردد میں پڑ جاتے ہیں۔ اور ان کی کمریں ٹوٹ جاتی ہیں اور کئی بد قسمت مرتد ہونے کی راہیں اختیار کر لیتے ہیں۔ تب خدا تعالیٰ دوسری مرتبہ اپنی زبردست قدرت ظاہر کرتا ہے۔ اور گرتی ہوئی جماعت کو سنبھال لیتا ہے۔ پس وہ جو اخیر تک صبر کرتا ہے۔ خدا تعالیٰ کے اس معجزہ کو دیکھتا ہے۔ جیسا کہ حضرت ابوبکر صدیق رض کے وقت میں ہوا۔ جبکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی موت ایک بے وقت موت سمجھی گئی۔ اور بہت سے بادیہ نشین نادان مرتد ہو گئے اور صحابہ رضی اللہ کو کھڑا کر کے دوبارہ اپنی قدرت کا نمونہ دکھایا۔ اور اسلام کو نابود ہوتے ہوتے تھام لیا اور اس وعدہ کو پورا کیا جو فرمایا تھا۔ ولیمکنن لھم دینھم الذی ارتضی لھم ولیبدلنھم من بعد خوفھم امنا۔ یعنی خوف کے بعد پھر ہم ان کے پیر جما دیں گے۔ ایسا ہی حضرت موسیٰ علیہ السلام کے وقت میں ہوا جبکہ حضرت موسیٰ مصر اور کنعان کی

---

* اگر دنیا کی آنکھ کھلتی۔ تو وہ دیکھتے۔ کہ میں صدی کے سر پر ظاہر ہوا اور چہارم حصہ کے قریب اب تک چودھویں صدی بھی گذر گئی اور احادیث کے مطابق میرے ہی دعویٰ کیوقت رمضان کے مہینہ میں چاند گرہن اور سورج گرہن بھی ہوا اور طاعون بھی ملک میں ظاہر ہوئی اور زلزلے بھی آئے اور آئینگے مگر افسوس ان پر جنہوں نے دنیا سے پیار کیا انہوں نے مجھے قبول نہ کیا۔ منہ

* ترجمہ۔ خدا نے لکھ رکھا ہے۔ کہ وہ اور اس کے نبی غالب رہیں گے۔ منہ۔

راہ میں پہلے اس سے جو بنی اسرائیل کو وعدہ کے موافق منزل مقصود تک پہنچاویں فوت ہوگئے اور بنی اسرائیل میں ان کے مرنے سے ایک بڑا ماتم برپا ہوا۔ جیسا کہ توریت میں لکھا ہے کہ بنی اسرائیل اس بے وقت موت کے صدمہ سے اور حضرت موسےٰ کی ناگہانی جدائی سے چالیس دن تک روتے رہے۔ ایسا ہی حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے ساتھ معاملہ ہوا۔ اور صلیب کے واقعہ کے وقت تمام حواری تتر بتر ہوگئے اور ایک انمیں سے مرتد بھی ہوگیا۔

سو اے عزیزو! جبکہ قدیم سے سنت اللہ یہی ہے۔ کہ خدا تعالیٰ دو قدرتیں دکھلاتا ہے۔ تا مخالفوں کی دو جھوٹی خوشیوں کو پامال کرکے دکھلاوے۔ سو اب ممکن نہیں ہے کہ خدا تعالیٰ اپنی قدیم سنت کو ترک کردیوے۔ اس لئے تم میری اس بات سے جو میں نے تمہارے پاس بیان کی۔ غمگین مت ہو۔ اور تمہارے دل پریشان نہ ہو جائیں کیونکہ تمہارے لئے دوسری قدرت کا بھی دیکھنا ضروری ہے اور اس کا آنا تمہارے لئے بہتر ہے۔ کیونکہ وہ دائمی ہے جس کا سلسلہ قیامت تک منقطع نہیں ہوگا۔ اور وہ دوسری قدرت نہیں آسکتی جب تک میں نہ جاؤں۔ لیکن جب میں جاؤں گا۔ تو پھر خدا اس دوسری قدرت کو تمہارے لئے بھیجے گا۔ جو ہمیشہ تمہارے ساتھ رہے گی۔ جیسا کہ خدا کا براہین احمدیہ میں وعدہ ہے۔ اور وہ وعدہ میری ذات کی نسبت نہیں ہے۔ بلکہ تمہاری نسبت وعدہ ہے جیسا کہ خدا فرماتا ہے۔ کہ میں اس جماعت کو جو تیرے پیرو ہیں قیامت تک دوسروں پر غلبہ دوں گا۔ سو ضرور ہے کہ تم پر میری جدائی کا دن آوے تا بعد اس کے وہ دن آوے۔ جو دائمی وعدہ کا دن ہے۔ وہ ہمارا خدا وعدوں کا سچا اور وفادار اور صادق خدا ہے۔ وہ سب کچھ تمہیں دکھلائے گا جس کا اس نے وعدہ فرمایا۔ اگرچہ یہ دن دنیا کے آخری دن ہیں اور بہت بلائیں ہیں۔ جن کے نزول کا وقت ہے۔ پر ضرور ہے کہ یہ دنیا قائم رہے۔ جب تک وہ تمام باتیں پوری نہ ہو جائیں جن کی خدا نے خبر دی۔ میں خدا کی طرف سے ایک قدرت کے رنگ میں ظاہر ہوا اور میں خدا کی ایک مجسم قدرت ہوں اور میرے بعد بعض اور وجود ہوں گے۔ جو دوسری قدرت کا مظہر ہوں گے۔ سو تم خدا کی قدرت ثانی کے انتظار میں اکٹھے ہوکر دعا کرتے رہو۔ اور چاہیئے کہ ہر ایک صالحین کی جماعت ہر ایک ملک میں اکٹھے ہوکر دعا میں لگے رہیں تا دوسری قدرت آسمان سے نازل ہو اور تمہیں دکھلاوے کہ تمہارا خدا ایسا قادر خدا ہے۔ اپنی موت کو قریب سمجھو۔ تم نہیں جانتے کہ کس وقت وہ گھڑی آجائے گی۔

اور چاہیئے کہ جماعت کے بزرگ جو نفس پاک رکھتے ہیں۔ میرے نام پر میرے بعد لوگوں سے بیعت لیں + خدا تعالیٰ چاہتا ہے کہ ان تمام روحوں کو جو زمین کی متفرق آبادیوں میں آباد ہیں کیا یورپ اور کیا ایشیا ان سب کو جو نیک فطرت رکھتے ہیں توحید کی طرف کھینچے اور اپنے بندوں کو دین واحد پر جمع کرے۔ یہی خدا تعالیٰ کا مقصد ہے جس کے لئے میں دنیا میں بھیجا گیا۔ سو تم اس مقصد کی پیروی کرو مگر نرمی اور اخلاق اور دعاؤں پر زور دینے سے۔ اور جب تک کوئی خدا سے روح القدس پاکر کھڑا نہ ہو۔ سب میرے بعد مل کر کام کرو۔

اور چاہیئے کہ تم بھی ہمدردی اور اپنے نفسوں کے پاک کرنے سے روح القدس سے حصہ لو۔ کہ بجز روح القدس کے حقیقی تقویٰ حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور نفسانی جذبات کو بکلی چھوڑ کر خدا کی رضا کے لئے وہ راہ اختیار کرو۔ جو اس سے زیادہ کوئی راہ تنگ نہ ہو۔ دنیا کی لذتوں پر فریفتہ مت ہو۔ کہ وہ خدا سے جدا کرتی ہیں۔ اور خدا کے لئے تلخی کی زندگی اختیار کرو۔ وہ درد جس سے خدا راضی ہو اس لذت سے بہتر ہے۔ جو موجب غضب الٰہی ہو۔ اس محبت کو چھوڑ دو۔ جو خدا کے غضب کے قریب کرے۔ اگر تم صاف دل ہوکر اس کی طرف آجاؤ۔ تو ہر ایک راہ میں وہ تمہاری مدد کرے گا۔ اور کوئی دشمن تمہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا۔ خدا کی رضا کو تم کسی طرح پا ہی نہیں سکتے جب تک تم اپنی رضا چھوڑ کر اپنی لذات چھوڑ کر اپنا مال چھوڑ کر اپنی جان چھوڑ کر اس کی راہ میں وہ تلخی نہ اٹھاؤ۔ جو موت کا نظارہ تمہارے سامنے پیش کرتی ہے۔ لیکن اگر تم تلخی اٹھالو گے تو ایک پیارے بچے کی طرح خدا کی گود میں آجاؤ گے۔ اور تم ان راستبازوں کے وارث کئے جاؤ گے جو تم سے پہلے گذر چکے ہیں اور ہر ایک نعمت کے دروازے تم پر کھولے جائیں گے۔ لیکن تھوڑے ہیں جو ایسے ہیں۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ تقویٰ ایک ایسا درخت ہے۔ جس کو دل میں لگانا چاہیئے۔ وہی پانی جس سے تقویٰ پرورش پاتی ہے۔ تمام باغ کو سیراب کر دیتا ہے۔ تقویٰ ایک ایسی جڑ ہے۔ کہ اگر وہ نہیں تو سب کچھ ہیچ ہے۔ اور اگر وہ باقی رہے تو سب کچھ باقی ہے۔ انسان کو اس فضولی سے کیا فائدہ جو زبان سے خدا طلبی کا دعویٰ کرتا ہے۔ لیکن قدم صدق نہیں رکھتا۔ دیکھو میں تمہیں سچ سچ کہتا ہوں کہ وہ آدمی ہلاک شدہ ہے۔ جو دین کے ساتھ کچھ دنیا کی ملونی رکھتا ہے اور اس نفس سے جہنم بہت قریب ہے۔ جس کے تمام ارادے خدا کے لئے نہیں ہیں۔ بلکہ کچھ خدا کے لئے اور کچھ دنیا کے لئے۔ پس اگر تم دنیا کی ایک ذرہ بھی ملونی اپنے اغراض میں رکھتے ہو تو تمہاری تمام عبادتیں عبث ہیں۔ اس صورت میں تم خدا کی پیروی نہیں کرتے بلکہ شیطان کی پیروی کرتے ہو۔ تم ہرگز توقع نہ کرو۔ کہ ایسی حالت میں خدا تمہاری مدد کرے گا۔ بلکہ تم اس حالت میں زمین کے کیڑے ہو اور تھوڑے ہی دنوں تک تم اس طرح ہلاک ہو جاؤ گے۔ جس طرح کہ کیڑے ہلاک ہوتے ہیں۔ اور تم میں خدا نہیں ہوگا ..... بلکہ تمہیں ہلاک کرکے خدا خوش ہوگا۔ لیکن اگر تم اپنے نفس سے درحقیقت مر جاؤ گے۔ تب تم خدا میں ظاہر ہو جاؤ گے اور خدا تمہارے ساتھ ہوگا۔ اور وہ گھر بابرکت ہوگا جس میں تم رہتے ہوگے اور ان دیواروں پر خدا کی رحمت نازل ہوگی۔ جو تمہارے گھر کی دیواریں ہیں اور وہ شہر بابرکت ہوگا۔ جہاں ایسا آدمی رہتا ہوگا۔ اگر تمہاری زندگی اور تمہاری موت اور تمہاری ہر ایک حرکت اور تمہاری نرمی اور گرمی محض خدا کے لئے ہو جائے گی۔ اور ہر ایک تلخی اور مصیبت کے وقت تم خدا کا امتحان نہیں کرو گے اور تعلق کو نہیں توڑو گے۔ بلکہ قدم آگے بڑھاؤ گے تو میں سچ سچ کہتا ہوں۔ کہ تم خدا کی ایک خاص قوم ہو جاؤ گے۔ تم بھی انسان ہو جیسا کہ میں انسان ہوں اور وہی میرا خدا تمہارا خدا ہے۔ پس اپنی پاک قوتوں کو ضائع مت کرو۔ اگر تم پورے طور پر خدا کی طرف جھکو گے تو دیکھو۔ میں خدا کی منشاء کے موافق تمہیں کہتا ہوں کہ تم خدا کی ایک قوم برگزیدہ ہو جاؤ گے۔ خدا کی عظمت اپنے دلوں میں بٹھاؤ اور اس کی توحید کا اقرار نہ صرف زبان سے بلکہ عملی طور پر کرو۔ تا خدا بھی عملی طور پر اپنا لطف و احسان تم پر ظاہر کرے۔ کینہ وری سے پرہیز کرو اور بنی نوع سے سچی ہمدردی کے ساتھ پیش آؤ۔ ہر ایک راہ نیکی کی اختیار کرو۔ نہ معلوم کس راہ سے تم قبول کئے جاؤ۔

تمہیں خوش خبری ہو کہ قرب پانے کا میدان خالی ہے۔ ہر ایک قوم دنیا سے پیار کر رہی ہے اور وہ بات جس سے خدا راضی ہو۔ اس کی طرف دنیا کو توجہ نہیں۔ وہ لوگ جو پورے زور سے اس دروازہ میں داخل ہونا چاہتے ہیں۔ ان کے لئے موقع ہے۔ کہ اپنے جوہر دکھلائیں اور خدا سے خاص انعام پاویں۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ خدا تمہیں ضائع کر دیگا تم خدا کے ہاتھ کا ایک بیج ہو۔ جو زمین میں بویا گیا۔ خدا فرماتا ہے۔ کہ یہ بیج بڑھیگا۔ اور پھولیگا۔ اور ہر ایک طرف سے اس کی شاخیں نکلیں گی اور ایک بڑا درخت ہو جائے گا۔ پس مبارک وہ جو خدا کی بات پر ایمان رکھے اور درمیان میں آنے والے ابتلاؤں سے نہ ڈرے کیونکہ ابتلاؤں کا آنا بھی ضروری ہے تا خدا تمہاری آزمائش کرے کہ کون اپنے دعوی بیعت میں صادق اور کون کاذب ہے۔ وہ جو کسی ابتلا سے لغزش کھائے گا۔ وہ کچھ بھی خدا کا نقصان نہیں کریگا اور بدبختی اس کو جہنم تک پہنچائے گی۔ اگر وہ پیدا نہ ہوتا تو اس کے لئے اچھا تھا۔ مگر وہ سب لوگ جو اخیر تک صبر کریں گے۔ اور ان پر مصائب کے زلزلے آئیں گے اور حوادث کی آندھیاں چلیں گی۔ اور قومیں ہنسی اور ٹھٹھا کریں گی۔ اور دنیا ان سے سخت کراہت کے ساتھ پیش آئیگی وہ آخر فتحیاب ہوں گے۔ اور برکتوں کے دروازے ان پر کھولے جائیں گے۔ خدا نے مجھے مخاطب کرکے فرمایا۔ کہ میں اپنی جماعت کو اطلاع دوں کہ جو لوگ ایمان لائے۔ ایسا ایمان جو اس کے ساتھ دنیا کی ملونی نہیں اور وہ ایمان نفاق یا بزدلی سے آلودہ نہیں۔ اور وہ ایمان اطاعت کے کسی درجہ سے محروم نہیں۔ ایسے لوگ خدا کے پسندیدہ لوگ ہیں۔ اور خدا فرماتا ہے۔ کہ وہی ہیں۔ جنکا قدم صدق کا قدم ہے۔

اے سننے والو! سنو! کہ خدا تم سے کیا چاہتا ہے بس یہی کہ تم اسی کے ہو جاؤ۔ اس کے ساتھ کسی کو بھی شریک نہ کرو۔ نہ آسمان میں نہ زمین میں۔ ہمارا خدا وہ خدا ہے۔ جو اب بھی زندہ ہے جیسا کہ پہلے زندہ تھا۔ اور اب بھی وہ بولتا ہے۔ جیسا کہ وہ پہلے بولتا تھا۔ اور اب بھی وہ سنتا ہے۔ جیسا کہ پہلے سنتا تھا۔

+ ایسے لوگوں کا انتخاب مومنوں کے اتفاق رائے پر ہوگا۔ پس جس شخص کی نسبت چالیس مومن اتفاق کریں گے کہ وہ اس بات کے لائق ہے کہ میرے نام پر لوگوں سے بیعت لے۔ وہ بیعت لینے کا مجاز ہوگا اور چاہیئے کہ وہ اپنے تئیں دوسروں کے لئے نمونہ بناوے۔ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ میں تیری جماعت کے لئے تیری ہی ذریت سے ایک شخص کو قائم کروں گا اور اس کو اپنے قرب اور وحی سے مخصوص کروں گا اور اس کے ذریعہ سے حق ترقی کریگا اور بہت سے لوگ سچائی کو قبول کریں گے سو ان دنوں کے منتظر رہو اور تمہیں یاد رہے کہ ہر ایک کی شناخت اس کے وقت میں ہوتی ہے اور قبل از وقت ممکن ہے کہ وہ معمولی انسان دکھائی دے یا

یہ خیال خام ہے۔ کہ اس زمانہ میں وہ سنتا تو ہے۔ مگر بولتا نہیں بلکہ وہ سنتا ہے اور بولتا بھی ہے۔ اس کی تمام صفات ازلی ابدی ہیں۔ کوئی صفت بھی معطل نہیں اور نہ کبھی ہوگی۔ وہ وہی واحد لاشریک ہے جس کا کوئی بیٹا نہیں اور جس کی کوئی بیوی نہیں وہ وہی بے مثل ہے جسکا کوئی ثانی نہیں۔ اور جسکی طرح کوئی فرد کسی خاص صفت سے مخصوص نہیں اور جسکا کوئی ہمتا نہیں۔ جسکا کوئی ہم صفات نہیں۔ اور جسکی کوئی طاقت کم نہیں وہ قریب ہے باوجود دور ہونے کے۔ اور دور ہے باوجود نزدیک ہونے کے۔ وہ تمثل کے طور پر اہل کشف پر اپنے تئیں ظاہر کر سکتا ہے۔ مگر اس کے لئے نہ کوئی جسم ہے اور نہ کوئی شکل ہے اور وہ سب سے اوپر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ اس کے نیچے اور بھی ہے اور وہ عرش پر ہے مگر نہیں کہہ سکتے کہ زمین پر نہیں وہ مجمع ہے تمام صفات کاملہ کا اور مظہر ہے تمام محامد حقہ کا اور سر چشمہ ہے تمام خوبیوں کا اور جامع ہے تمام طاقتوں کا۔ اور مبدء ہے تمام فیضوں کا۔ اور مرجع ہے ہر ایک شے کا۔ اور مالک ہے ہر ایک ملک کا۔ اور متصف ہے ہر ایک کمال سے۔ اور منزہ ہے۔ ہر ایک عیب اور ضعف سے اور مخصوص ہے اس امر میں کہ زمین والے اور آسمان والے اسی کی عبادت کریں۔ اور اس کے آگے کوئی بات بھی انہونی نہیں۔ اور تمام روح اور ان کی طاقتیں اور تمام ذرات اور ان کی طاقتیں اسی کی پیدائش ہیں۔ اس کے بغیر کوئی چیز ظاہر نہیں ہوتی وہ اپنی طاقتوں اور اپنی قدرتوں اور اپنے نشانوں سے اپنے تئیں آپ ظاہر کرتا ہے۔ اور اس کو اسی کے ذریعہ سے ہم پا سکتے ہیں اور وہ راستبازوں پر ہمیشہ اپنا وجود ظاہر کرتا رہتا ہے۔ اور اپنی قدرتیں ان کو دکھلاتا ہے۔ اسی سے وہ شناخت کیا جاتا اور اسی سے اس کی پسندیدہ راہ شناخت کی جاتی ہے وہ دیکھتا ہے۔ بغیر جسمانی آنکھوں کے۔ اور سنتا ہے بغیر جسمانی کانوں کے۔ اور بولتا ہے بغیر جسمانی زبان کے۔ اسی طرح نیستی سے ہستی کرنا اس کا کام ہے۔ جیسا کہ تم دیکھتے ہو کہ خواب کے نظارہ میں بغیر کسی مادہ کے ایک عالم پیدا کر دیتا ہے اور ہر ایک فانی اور معدوم کو موجود دکھلا دیتا ہے۔ پس اسی طرح اس کی تمام قدرتیں ہیں۔ نادان ہے۔ جو اس کی قدرتوں سے انکار کرے۔ اندھا ہے وہ جو اس کی عمیق طاقتوں سے بے خبر ہے وہ سب کچھ کرتا ہے اور کر سکتا ہے۔ بغیر ان امور کے جو اس کی شان کے مخالف ہیں یا اس کے مواعید کے برخلاف ہیں اور وہ واحد ہے۔ اپنی ذات میں اور صفات میں اور افعال اور قدرتوں میں۔ اور اس تک پہنچنے کے لئے تمام دروازے بند ہیں۔ مگر ایک دروازہ جو فرقان مجید نے کھولا ہے۔ اور تمام نبوتیں اور تمام کتابیں جو پہلے گذر چکیں۔ ان کی الگ طور پر پیروی کی حاجت نہیں رہی۔ کیونکہ نبوت محمدیہ ان سب پر مشتمل اور حاوی ہے اور بجز اس کے سب راہیں بند ہیں۔ تمام سچائیاں جو خدا تک پہنچاتی ہیں۔ اسی کے اندر ہیں نہ اس کے بعد کوئی نئی سچائی آئے گی اور نہ اس سے پہلے کوئی ایسی سچائی تھی۔ جو اس میں موجود نہیں۔ اس لئے اس نبوۃ پر تمام نبوتوں کا خاتمہ ہے۔ اور ہونا چاہیئے تھا۔ کیونکہ جس چیز کے لئے ایک آغاز ہے۔ اس کے لئے ایک انجام بھی ہے لیکن یہ نبوت محمدیہ اپنی ذاتی فیض رسانی سے قاصر نہیں بلکہ سب نبوتوں سے زیادہ اس میں فیض ہے۔ اس نبوت کی پیروی خدا تک بہت سہل طریق سے پہنچا دیتی ہے۔ اور اس کی پیروی سے خدا تعالیٰ کی محبت اور اس کے مکالمہ مخاطبہ کا اس سے بڑھ کر انعام مل سکتا ہے جو پہلے ملتا تھا۔ مگر اس کا کامل پیرو صرف نبی نہیں کہلا سکتا کیونکہ نبوت کاملہ تامہ محمدیہ کی اس میں ہتک ہے۔ ہاں امتی اور نبی دونوں لفظ اجتماعی حالت میں اس پر صادق آ سکتے ہیں کیونکہ اس میں نبوت تامہ کاملہ محمدیہ کی ہتک نہیں۔ بلکہ اس نبوت کی چمک اس فیضان سے زیادہ تر ظاہر ہوتی ہے * اور جبکہ وہ مکالمہ مخاطبہ اپنی کیفیت اور کمیت کی رو سے کمال درجہ تک پہنچ جائے اور اس میں کوئی کثافت اور کمی باقی نہ ہو۔ اور کھلے طور پر امور غیبیہ پر مشتمل ہو۔ تو وہی دوسرے لفظوں میں نبوت کے نام سے موسوم ہوتا ہے۔ جس پر تمام نبیوں کا اتفاق ہے۔ پس یہ ممکن نہ تھا کہ وہ قوم جس کے لئے فرمایا گیا۔ کہ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس۔ اور جن کے لئے یہ دعا سکھائی گئی کہ اھدنا الصراط المستقیم صراط الذین انعمت علیھم۔ ان کے تمام افراد اس مرتبہ عالیہ سے محروم رہتے اور کوئی ایک فرد بھی اس مرتبہ کو نہ پاتا اور ایسی صورت میں صرف یہی خرابی نہیں تھی کہ امت محمدیہ ناقص اور ناتمام رہتی اور سب کے سب اندھوں کی طرح رہتے بلکہ یہ بھی نقص تھا۔ کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی قوت فیضان پر داغ لگتا تھا اور آپ کی قوت قدسیہ ناقص ٹھہرتی تھی۔ اور ساتھ اس کے وہ دعا جس کا پانچ وقت نماز میں پڑھنا تعلیم کیا گیا تھا۔ اس کا سکھلانا بھی عبث ٹھہرتا تھا۔ مگر اس کے دوسری طرف یہ خرابی تھی۔ کہ اگر یہ کمال کسی فرد امت کو براہ راست بغیر پیروی نور نبوت محمدیہ کے مل سکتا۔ تو ختم نبوۃ کے معنے باطل ہوتے تھے۔ پس ان دونوں خرابیوں سے محفوظ رکھنے کیلئے خدا تعالیٰ نے مکالمہ مخاطبہ کاملہ تامہ مطہرہ قدسیہ کا شرف ایسے بعض افراد کو عطا کیا۔ جو فنافی الرسول کی حالت تک اتم درجہ تک پہنچ گئے اور کوئی حجاب درمیان نہ رہا۔ اور امتی ہونیکا مفہوم اور پیروی کے معنے اتم اور اکمل درجہ پر ان میں پائی گئے۔ ایسے طور پر کہ ان کا وجود اپنا وجود نہ رہا۔ بلکہ ان کے محویت کے آئینہ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود منعکس ہو گیا اور دوسری طرف اتم اور اکمل طور پر مکالمہ مخاطبہ الٰہیہ نبیوں کی طرح ان کو نصیب ہوا۔

پس اس طرح پر بعض افراد نے باوجود امتی ہونے کے نبی ہونے کا خطاب پایا۔ کیونکہ ایسی صورت کی نبوت نبوت محمدیہ سے الگ نہیں بلکہ اگر غور سے دیکھو۔ تو خود وہ نبوت محمدیہ ہی ہے۔ جو ایک پیرایہ جدید میں جلوہ گر ہوئی۔ یہی معنے اس فقرہ کے ہیں جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے مسیح موعود کے حق میں فرمایا کہ نبی اللہ۔ وامامکم منکم یعنی وہ نبی بھی ہے اور امتی بھی ہے۔ .... ورنہ غیر کو اس جگہ قدم رکھنے کی جگہ نہیں۔ مبارک وہ جو اس نکتہ کو سمجھے تا ہلاک ہونے سے بچ جائے عیسیٰ علیہ السلام کو خدا نے وفات دیدی۔ جیسا کہ خدا تعالیٰ کی صاف اور صریح آیت۔ فلما توفیتنی کنت انت الرقیب علیھم۔ اس پر شاہد ہے۔ جس کے معنے آیات متعلقہ کے ساتھ یہ ہیں۔ کہ خدا قیامت کو عیسے سے پوچھے گا۔ کہ کیا تو نے ہی اپنی امت کو یہ تعلیم دی تھی کہ مجھے اور میری ماں کو خدا کر کے مانو۔ تو وہ جواب دیں گے۔ کہ جب تک میں ان میں تھا تو ان پر شاہد تھا اور ان کا نگہبان تھا۔ اور جب تو نے مجھے وفات دی۔ تو پھر مجھے کیا علم تھا۔ کہ میرے بعد وہ کس ضلالت میں مبتلا ہوئے۔ اب اگر کوئی چاہے تو آیت فلما توفیتنی کے یہ معنے کرے کہ جب تو نے مجھے وفات دیدی۔ اور چاہے تو اپنی ناحق کی ضد سے باز نہ آکر یہ معنے کرے کہ جب تو نے مع جسم عنصری مجھے آسمان پر اٹھا لیا۔ بہر حال اس آیت سے یہ ثابت ہوتا ہے کہ حضرت عیسیٰ دوبارہ دنیا میں نہیں آئیں گے۔ کیونکہ اگر وہ قیامت سے پہلے دوبارہ دنیا میں آئے ہوتے اور صلیب توڑی ہوتی۔ تو اس صورت میں ممکن نہیں۔ کہ عیسیٰ جو خدا کا نبی تھا ایسا صریح جھوٹ خدا تعالیٰ کے روبرو قیامت کے دن بولے گا کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں کہ میرے بعد میری امت نے یہ فاسد عقیدہ اختیار کیا کہ مجھے اور میری ماں کو خدا قرار دیدیا۔ کیا وہ شخص جو دوبارہ دنیا میں آوے اور چالیس برس دنیا میں رہے اور عیسائیوں سے لڑائیاں کرے۔ وہ نبی کہلا کر ایسا کر کے جھوٹ بول سکتا ہے کہ مجھے کچھ بھی خبر نہیں پس جبکہ یہ آیت حضرت عیسیٰ کو دوبارہ آنے سے روکتی ہے۔ ورنہ وہ دروغگو ٹھہرتے ہیں تو اگر وہ مع جسم عنصری آسمان پر ہیں۔ اور بموجب تصریح اس آیت کے قیامت کے دن تک زمین پر نہیں آسکتے ہیں گو تو کیا وہ آسمان پر ہی مریں گے اور آسمان میں ہی ان کی قبر ہوگی۔ لیکن آسمان پر مرنا آیت فیھا تموتون کے برخلاف ہے پس اس سے تو یہی ثابت ہوا۔ کہ وہ آسمان پر مع جسم عنصری نہیں گئے بلکہ مر کر گئے اور جس حالت میں کتاب اللہ نے کمال تصریح سے یہ فیصلہ کر دیا۔ تو پھر کتاب اللہ کی مخالفت کرنا اگر معصیت نہیں تو اور کیا ہے۔

اگر میں نہ آیا ہوتا۔ تو محض اجتہادی غلطی قابل عفو تھی۔ لیکن جب میں خدا کی طرف سے آگیا اور صریح اور سچے معنے قرآن شریف کے کھل گئے۔ تو پھر اسی غلطی کو نہ چھوڑنا ایمانداری کا شیوہ نہیں ہے میرے لئے خدا کے نشان آسمان پر بھی ظاہر ہوئے اور زمین پر بھی اور صدی کا بھی قریباً چوتھا حصہ گذر گیا اور ہزارہا نشان ظہور میں آگئے اور دنیا کی عمر سے ساتواں ہزار شروع ہو گیا تو پھر اب بھی حق کو قبول نہ کرنا یہ کس قسم کی سخت دلی ہے دیکھو میں بلند آواز سے کہتا ہوں کہ خدا کے نشان ابھی ختم نہیں ہوئے اس پہلے زلزلہ کے نشان کے بعد جو ۴ - اپریل ۱۹۰۵ء میں ظہور میں آیا

* باوجود اس کے یہ خوب یاد رکھنا چاہیئے۔ کہ نبوۃ تشریعی کا دروازہ بعد آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل مسدود ہے اور قرآن مجید کے بعد اور کوئی کتاب نہیں جو نئے احکام سکھائے یا قرآن شریف کا حکم منسوخ کرے یا اس کی پیروی معطل کرے۔ بلکہ اس کا عمل قیامت تک ہے۔ منہ۔

جس کی ایک مدت پہلے خبر دی گئی تھی۔ پھر خدا نے مجھے خبر دی۔ کہ بہار کے زمانہ میں ایک اور سخت زلزلہ آنیوالا ہے۔ وہ بہار کے دن ہوں گے۔ نہ معلوم کہ وہ ابتدا بہار کا ہوگا۔ جبکہ درختوں میں پتا نکلتا ہے یا درمیان اس کا یا اخیر کے دن۔ جیسا کہ الفاظ وحی الٰہی یہ ہیں۔ پھر بہار آئی خدا کی بات پھر پوری ہوئی۔ چونکہ پہلا زلزلہ بھی بہار کے ایام میں تھا۔ اس لئے خدا نے خبر دی۔ کہ دوسرا زلزلہ بھی بہار میں ہی آئے گا۔ اور چونکہ آخر جنوری میں بعض درختوں کا پتہ نکلنا شروع ہو جاتا ہے۔ اس لئے اسی مہینہ سے خوف کے دن شروع ہوں گے اور غالباً مئی کے اخیر تک وہ دن رہیں گے* اور خدا نے فرمایا۔ زلزلۃ الساعۃ۔ یعنی وہ زلزلہ قیامت کا نمونہ ہوگا۔ اور پھر فرمایا لک نری آیات ونھدم ما یعمرون * یعنی تیرے لئے ہم نشان دکھلائیں گے اور جو عمارتیں بناتے جائیں گے ہم ان کو گراتے جائیں گے۔ اور پھر فرمایا۔ بھونچال آیا اور شدت سے آیا۔ زمین تہ و بالا کر دی۔ یعنی ایک سخت زلزلہ آئیگا اور زمین کو یعنی زمین کے بعض حصوں کو زیر و زبر کر دے گا جیسا کہ لوط کے زمانہ میں ہوا۔ اور پھر فرمایا۔ انی مع الافواج اٰتیک بغتۃ یعنی میں پوشیدہ طور پر فوجوں کے ساتھ آؤں گا۔ اس دن کی کسی کو بھی خبر نہیں ہوگی۔ جیسا کہ لوط کی بستی جب تک زیر و زبر نہیں کی گئی۔ کسی کو خبر نہ تھی۔ اور سب کھاتے پیتے اور عیش کرتے تھے۔ کہ ناگہانی طور پر زمین الٹائی گئی۔ پس خدا فرماتا ہے۔ کہ اس جگہ بھی ایسا ہی ہوگا کیونکہ گناہ حد سے بڑھ گیا۔ اور انسان حد سے زیادہ دنیا سے پیار کر رہے ہیں اور خدا کی راہ تحقیر کی نظر سے دیکھی جاتی ہے اور پھر فرمایا۔ زندگیوں کا خاتمہ اور مجھے مخاطب کر کے فرمایا۔ قال ربک انہ نازل من السماء ما یرضیک رحمۃ منا۔ وکان امرا مقضیا۔ یعنی تیرا رب کہتا ہے کہ ایک امر آسمان سے اترے گا جس سے تو خوش ہو جائیگا۔ یہ ہماری طرف سے رحمت ہے۔ اور یہ فیصلہ شدہ بات ہے۔ جو ابتدا سے مقدر تھی۔ اور ضرور ہے کہ آسمان اس امر کے نازل کرنے سے رکا رہے جب تک کہ یہ پیشگوئی قوموں میں شائع ہو جائے۔ کون ہے جو ہماری باتوں پر ایمان لاوے بجز اس کے کہ خوش قسمت ہو۔

یاد رہے کہ یہ اعلان تشویش کے پھیلانے کے لئے نہیں بلکہ آئندہ تشویش کی پیش بندی کے لئے ہے۔ تا کوئی بے خبری میں ہلاک نہ ہو۔ ہر ایک امر نیت سے وابستہ ہے۔ پس ہماری نیت دکھ دینے کی نہیں بلکہ دکھ سے بچانے کی نیت ہے۔ وہ لوگ جو توبہ کرتے ہیں۔ خدا کے عذاب سے بچائے جائیں گے۔ مگر وہ بدقسمت جو توبہ نہیں کرتا اور ٹھٹھے کی مجلسوں کو نہیں چھوڑتا۔ اور بدکاری اور گناہ سے باز نہیں آتا۔ اس کی ہلاکت کے دن نزدیک ہیں۔ کیونکہ اس کی شوخی خدا کی نظر میں قابل غضب ہے۔

اس جگہ ایک اور امر قابل تذکرہ ہے۔ کہ جیسا کہ میں پہلے بیان کر چکا ہوں کہ خدا نے مجھے میری وفات سے اطلاع دی ہے اور مجھ کو مخاطب کر کے میری زندگی کی نسبت فرمایا۔ کہ بہت تھوڑے دن رہ گئے ہیں۔ اور فرمایا کہ تمام حوادث اور عجائبات قدرت دکھلانے کے بعد تمہارا حادثہ آئیگا۔ یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ ضرور ہے کہ میری وفات سے پہلے دنیا پر کچھ حوادث پڑیں اور کچھ عجائبات قدرت ظاہر ہوں۔ تا دنیا ایک انقلاب کے لئے طیار ہو جائے۔ اور اس انقلاب کے بعد میری وفات ہو۔ اور مجھے ایک جگہ دکھلا دی گئی کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہوگی۔ ایک فرشتہ میں نے دیکھا کہ وہ زمین کو ناپ رہا ہے۔ تب ایک مقام پر اس نے پہنچ کر مجھے کہا کہ یہ تیری قبر کی جگہ ہے۔ پھر ایک جگہ ایک قبر دکھلائی گئی کہ وہ چاندی سے زیادہ چمکتی تھی۔ اور اس کی تمام مٹی چاندی کی تھی۔ تب مجھے کہا گیا کہ یہ تیری قبر ہے۔ اور ایک جگہ مجھے دکھلائی گئی اور اس کا نام بہشتی مقبرہ رکھا گیا اور ظاہر کیا گیا۔ کہ وہ ان برگزیدہ جماعت کے لوگوں کی قبریں ہیں جو بہشتی ہیں۔ تب سے ہمیشہ مجھے یہ فکر رہی کہ جماعت کے لئے ایک قطعہ زمین قبرستان کی غرض سے خریدا جائے لیکن چونکہ موقعہ کی عمدہ زمینیں بہت قیمت سے ملتی تھیں۔ اس لئے یہ غرض مدت دراز تک معرض التوا میں رہی۔ اب اخویم مولوی عبدالکریم صاحب مرحوم کی وفات کے بعد جبکہ میری وفات کی نسبت بھی متواتر وحی ہوئی۔ میں نے مناسب سمجھا کہ قبرستان کا جلدی انتظام کیا جائے۔ اس لئے میں نے اپنی ملکیت کی زمین جو ہمارے باغ کے قریب ہے۔ جس کی قیمت ہزار روپیہ سے کم نہیں اس کام کیلئے تجویز کی اور میں دعا کرتا ہوں کہ خدا اس میں برکت دے اور اسی کو بہشتی مقبرہ بنا دے۔ اور یہ اس جماعت کے پاکدل لوگوں کی خوابگاہ ہو جنہوں نے درحقیقت دین کو دنیا پر مقدم کر لیا۔ اور دنیا کی محبت چھوڑ دی اور خدا کے لئے ہو گئے۔ اور پاک تبدیلی اپنے اندر پیدا کر لی۔ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے اصحاب کی طرح وفاداری اور صدق کا نمونہ دکھلایا۔ آمین۔ یارب العالمین۔

پھر میں دعا کرتا ہوں کہ اے میرے قادر خدا اس زمین کو میری جماعت میں سے ان پاک دلوں کی قبریں بنا۔ جو فی الواقع تیرے لئے ہو چکے اور دنیا کی اغراض کی ملونی ان کے کاروبار میں نہیں۔ آمین یارب العالمین۔

پھر میں تیسری دفعہ دعا کرتا ہوں۔ کہ اے میرے قادر کریم۔ اے خدائے غفور و رحیم تو صرف ان لوگوں کو اس جگہ [illegible] رکھتے ہیں اور کوئی نفاق اور غرض نفسانی اور بدظنی* اپنے اندر نہیں رکھتے۔ اور جیسا کہ حق ایمان اور اطاعت کا ہے۔ بجا لاتے ہیں اور تیرے لئے اور تیری راہ میں اپنے دلوں میں جان فدا کر چکے ہیں۔ جن سے تو راضی ہے اور جن کو تو جانتا ہے کہ وہ بکلی تیری محبت میں کھوئے گئے اور تیرے فرستادہ سے وفاداری اور پورے ادب اور انشراحی ایمان کے ساتھ محبت اور جانفشانی کا تعلق رکھتے ہیں۔ آمین یارب العالمین۔

اور چونکہ اس قبرستان کیلئے بڑی بھاری بشارتیں مجھے ملی ہیں اور نہ صرف خدا نے یہ فرمایا کہ یہ مقبرہ بہشتی ہے بلکہ یہ بھی فرمایا کہ انزل فیھا کل رحمۃ۔ یعنی ہر ایک قسم کی رحمت اس قبرستان میں اتاری گئی ہے اور کسی قسم کی رحمت نہیں جو اس قبرستان والوں کو اس سے حصہ نہیں۔ اس لئے خدا کی وحی خفی سے میرا دل اس طرف مائل کیا گیا کہ ایسے قبرستان کے لئے ایسے شرائط لگا دیئے جائیں۔ کہ وہی لوگ اس میں داخل ہو سکیں جو اپنے صدق اور کامل راستبازی کی وجہ سے ان شرائط کے پابند ہوں۔ سو وہ تین شرطیں ہیں ان سب کو بجا لانا ہوگا۔

اس قبرستان کی زمین موجودہ بطور چندہ کے میں نے اپنی طرف سے دی ہے۔ لیکن اس احاطہ کی تکمیل کے لئے کسی قدر اور زمین خریدی جائیگی جس کی قیمت اندازاً ہزار روپیہ ہوگی۔ اور اس کے خوشنما کرنے کے لئے کچھ درخت لگائے جائیں گے اور ایک کنواں لگایا جائیگا۔ اور اس قبرستان سے شمالی طرف بہت پانی ٹھہرا رہتا ہے۔ جو گذرگاہ ہے۔ اس لئے وہاں ایک پل طیار کیا جائیگا۔ اور ان متفرق مصارف کے لئے دو ہزار روپیہ درکار ہوگا۔ سو کل یہ تین ہزار روپیہ ہوا جو اس تمام کام کی تکمیل کے لئے خرچ ہوگا۔

---

* مجھے معلوم نہیں کہ بہار کے دنوں سے مراد یہی بہار کے دن ہیں۔ جو اس جاڑے کے گذرنے کے بعد آنیوالے ہیں یا کسی اور وقت پر اس پیشگوئی کا ظہور موقوف ہے۔ جو بہار کا وقت ہوگا۔ بہرحال خدا تعالیٰ کے کلام سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ بہار کے دن ہوں گے خواہ کوئی بہار ہو مگر خدا ایک ایسے شخص کی طرح [illegible]

* ایک اور خدا کی وحی اس بارے میں یہ بھی ہے۔ تیرے لئے میرا نام چمکا۔ منہ

* بدظنی ایک سخت بلا ہے۔ جو ایمان کو ایسی جلدی جلا دیتی ہے جیسا کہ آتش سوزان خس و خاشاک کو اور وہ جو خدا کے کسی مرسل پر بدظنی کرتا ہے خدا اس کا خود دشمن ہو جاتا ہے اور اس کی جنگ کے لئے کھڑا ہوتا ہے اور اپنے برگزیدہ کیلئے اس قدر غیرت رکھتا ہے جو کسی میں اس کی نظیر نہیں پائی جاتی۔ میرے پر جب طرح طرح کے حملے ہوئے تو وہی خدا کی غیرت میرے لئے افروختہ ہوئی جیسا کہ اس نے فرمایا۔ انی مع الرسول اقوم والوم من یلوم۔ واعطیک ما یدوم۔ لک درجۃ فی السماء وفی الذین ھم یبصرون۔ ولک نری آیات ونھدم ما یعمرون۔ وقالوا اتجعل فیھا من یفسد فیھا قال انی اعلم ما لا تعلمون۔ انی مھین من اراد اھانتک۔ لا تخف انی لا یخاف لدی المرسلون۔ اتی امر اللہ فلا تستعجلوہ بشارۃ تلقاھا النبیون۔ یا احمدی انت مرادی ومعی۔ انت منی بمنزلۃ توحیدی وتفریدی وانت منی بمنزلۃ لا یعلمھا الخلق وانت وجیہ فی حضرتی اخترتک لنفسی۔ اذا غضبت غضبت وکلما احببت احببت آثرک اللہ علی کل شیء الحمد للہ الذی جعلک المسیح ابن مریم۔ لا یسئل عما یفعل وھم یسئلون۔ وکان وعدا مفعولا۔ یعصمک اللہ من العدا ویسطو بکل من سطا۔ ذلک بما عصوا وکانوا یعتدون۔ الیس اللہ بکاف عبدہ۔ یا جبال اوبی معہ والطیر۔ کتب اللہ لاغلبن انا ورسلی۔ [illegible] ان اللہ مع الذین اتقوا والذین ھم محسنون۔ ان الذین امنوا ان لھم قدم صدق عند ربھم سلام قولا من رب رحیم وامتازوا الیوم ایھا المجرمون۔

منہ

سو پہلی شرط یہ ہے۔ کہ ہر ایک شخص جو اس قبرستان میں مدفون ہونا چاہتا ہے۔ وہ اپنی حیثیت کے لحاظ سے ان مصارف کے لئے چندہ داخل کرے اور یہ چندہ محض انہیں لوگوں سے طلب کیا گیا ہے۔ نہ دوسروں سے۔ بالفعل یہ چندہ اخویم مکرم مولوی نور الدین صاحب کے پاس آنا چاہیئے لیکن اگر خدا نے چاہا۔ تو یہ سلسلہ ہم سب کی موت کے بعد بھی جاری رہیگا۔ اس صورت میں ایک انجمن چاہیئے۔ کہ ایسی آمدنی کا روپیہ جو وقتاً فوقتاً جمع ہوتا رہے گا۔ اعلاء کلمہ اسلام اور اشاعت توحید میں جس طرح مناسب سمجھیں۔ خرچ کریں۔

(۲) دوسری شرط یہ ہے کہ تمام جماعت میں سے اس قبرستان میں وہی مدفون ہوگا۔ جو یہ وصیت کرے۔ جو اس کی موت کے بعد دسواں حصہ اس کے تمام ترکہ کا حسب ہدایت اس سلسلہ کے اشاعت اسلام اور تبلیغ احکام قرآن میں خرچ ہوگا۔ اور ہر ایک صادق کامل الایمان کو اختیار ہوگا۔ کہ اپنی وصیت میں اس سے بھی زیادہ لکھے۔ لیکن اس سے کم نہیں ہوگا۔ اور یہ مالی آمدنی ایک بادیانت اور اہل علم انجمن کے سپرد رہے گی۔ اور وہ باہمی مشورہ سے ترقی اسلام اور اشاعت علم قرآن و کتب دینیہ اور اس سلسلہ کے واعظوں کے لئے حسب ہدایت مذکورہ بالا خرچ کریں گے۔ اور خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ وہ اس سلسلہ کو ترقی دیگا۔ اس لئے امید کی جاتی ہے۔ کہ اشاعت اسلام کے لئے ایسے مال بھی بہت اکٹھے ہو جائیں گے۔ اور ہر ایک امر جو مصالح اشاعت اسلام میں داخل ہے۔ جس کی اب تفصیل کرنا قبل از وقت ہے۔ وہ تمام امور ان اموال سے انجام پذیر ہوں گے اور جب ایک گروہ جو متکفل اس کام کا ہے۔ فوت ہو جائے گا تو وہ لوگ جو اس کے جانشین ہوں گے۔ ان کا بھی یہی فرض ہوگا۔ کہ ان تمام خدمات کو حسب ہدایت سلسلہ احمدیہ بجا لاویں۔ ان اموال میں سے ان یتیموں اور مسکینوں اور نو مسلموں کا بھی حق ہوگا۔ جو کافی طور پر وجوہ معاش نہیں رکھتے۔ اور سلسلہ احمدیہ میں داخل ہیں۔ اور جائز ہوگا۔ کہ ان اموال کو بطور تجارت ترقی دی جاوے۔ یہ مت خیال کرو۔ کہ یہ صرف دور از قیاس باتیں ہیں۔ بلکہ یہ اس قادر کا ارادہ ہے۔ جو زمین و آسمان کا بادشاہ ہے۔ مجھے اس بات کا غم نہیں۔ کہ یہ اموال کیونکر جمع ہوں گے اور ایسی جماعت کیونکر پیدا ہوگی۔ جو ایمانداری کے جوش سے یہ مردانہ کام دکھلائے۔ بلکہ مجھے یہ فکر ہے۔ کہ ہمارے زمانہ کے بعد وہ لوگ جن کے سپرد ایسے مال کئے جائیں وہ کثرت مال کو دیکھ کر ٹھوکر نہ کھاویں۔ اور دنیا سے پیار نہ کریں۔ سو میں دعا کرتا ہوں۔ کہ ایسے امین ہمیشہ اس سلسلہ کو ہاتھ آتے رہیں۔ جو خدا کے لئے کام کریں۔ ہاں جائز ہوگا۔ کہ جن کا کچھ گذارہ نہ ہو۔ ان کو بطور مدد خرچ اس میں سے دیا جاوے۔

(۳) تیسری شرط یہ ہے۔ کہ اس قبرستان میں دفن ہونیوالا متقی ہو اور محرمات سے پرہیز کرتا۔ اور کوئی شرک اور بدعت کا کام نہ کرتا۔ سچا اور صاف مسلمان ہو۔

(۴) ہر ایک صالح جو اس کی کوئی بھی جائیداد نہیں اور کوئی مالی خدمت نہیں کر سکتا۔ اگر یہ ثابت ہو۔ کہ وہ دین کے لئے اپنی زندگی وقف رکھتا تھا اور وہ صالح تھا تو وہ اس قبرستان میں دفن ہو سکتا ہے۔

ہدایت

(۱) ہر ایک صاحب جو حسب شرائط متذکرہ بالا کوئی وصیت کرنا چاہیں تو ان کی وصیت پر عملدرآمد ان کی موت کے بعد ہوگا لیکن وصیت کو لکھ کر اس سلسلے کے امین مفوض الخدمت کو سپرد کر دینا لازمی امر ہوگا۔ اور ایسا ہی چھاپ کر شائع کر دینا بھی۔ کیونکہ موت کے وقت اکثر وصایا کا لکھنا مشکل ہو جاتا ہے۔ اور چونکہ آسمانی نشانوں اور بلاؤں کے دن قریب ہیں۔ اس لئے خدا تعالیٰ کے نزدیک ایسے وقت میں وصیت کے لکھنے میں جس کا مال دائمی مدد دینے والا ہوگا۔ اس کو دائمی ثواب ہوگا۔ اور خیرات جاریہ کے حکم میں ہوگا۔

(۲) ہر ایک صاحب جو کسی دوسری جگہ میں ہوں۔ جو قادیان سے دور اس ملک کے کسی اور حصہ میں ہوں۔ اور وہ ان شرائط کے پابند ہوں جو درج ہو چکی ہیں۔ تو ان کے وارثوں کو چاہیئے۔ کہ ان کی موت کے بعد ایک صندوق میں ان کی میت کو رکھ کر قادیان میں پہنچا دیں۔ اور اگر اس قبرستان کی تکمیل سے پہلے یعنی پل وغیرہ کی طیاری سے پہلے کوئی صاحب فوت ہو جائیں۔ جو حسب شرائط اس قبرستان میں دفن ہوں گے تو چاہیئے کہ بطور امانت صندوق میں رکھ کر اپنی جگہ دفن کئے جائیں۔ پھر تمام لوازم کی طیاری کے بعد جو قبرستان کے متعلق ہیں۔ قادیان میں ان کی میت لائی جاوے۔ لیکن وہ صاحب جو بغیر صندوق کے دفن کئے جائیں۔ ان کا قبر میں سے نکالنا مناسب نہ ہوگا۔*

واضح ہو کہ خدا تعالیٰ کا ارادہ ہے۔ کہ ایسے کامل الایمان ایک ہی جگہ دفن ہوں۔ تا آئندہ کی نسلیں ایک ہی جگہ ان کو دیکھ کر اپنا ایمان تازہ کریں۔ اور تا ان کے کارنامے یعنی جو خدا کے لئے انہوں نے دینی کام کئے۔ ہمیشہ کے لئے قوم پر ظاہر ہوں بالآخر ہم دعا کرتے ہیں۔ کہ خدا تعالیٰ اس کام میں ہر ایک مخلص کو مدد دے۔ اور ایمانی جوش ان میں پیدا کرے۔ اور ان کا خاتمہ بالخیر کرے۔ آمین

مناسب ہے۔ کہ ہر ایک صاحب ہماری جماعت میں سے جن کو یہ تحریر ملے وہ اپنے دوستوں میں اس کو مشتہر کریں اور جہاں تک ممکن ہو اس کی اشاعت کریں۔ اور اپنی آئندہ نسل کے لئے اس کو محفوظ رکھیں۔ اور مخالفوں کو بھی مہذب طریق پر اس سے اطلاع دیں۔ اور ہر ایک بدگوئی بدگمانی پر صبر کریں اور دعائیں لگے رہیں۔

و آخر دعوانا ان الحمد للہ رب العالمین

الراقم خاکسار

المفتقر الی اللہ الصمد غلام احمد۔ عافاہ اللہ و ایدہ

۲۰۔ دسمبر ۱۹۰۵ء

(۱) اے کہ ہشیاری بہ پیک نہار
پے حرص دنیا مدہ دین بباد

بدین دار فانی دل خود مبند
کہ دارد نہان ز آتشش صد گزند

اگر باز باشد ترا گوش ہوش
ز گورت ندائے در آید بگوش

کہ اے طعمۂ من پس از چند روز
پے فکر دنیا درون کم بسوز

ہر آن کو بدنیائے دون مبتلا است
گرفتار رنج و عذاب فنا است

بہشت آن کہ بر موت دارد نگاہ
بریدہ ز دنیا و دیدہ براہ

سفر کردہ پیش از سفر سوئے یار
کشیدہ ز دنیا ہمہ رخت و بار

پے دار عقبے کمر بستہ چست
رہا کردہ سامان این خانہ سست

چو کار حیات است کار نہان
ہمان بہ کہ دل بگسلی زین مکان

جہنم کند داو فقران خبر
ہمین حرص دنیا است جان پدر

چو آخر ز دنیا سفر کردن است
چو روزے ازین رہ گذر کردن است

چرا عاقلے دل بہ بندد دران
کہ ناگہ رود بر گل او خزان

بدین قحبہ بستن دل خود خطا است
کہ این دشمن دین و صدق و صفا است

چہ حاصل ازین دلستان دو رنگ
کہ گاہے بصلحت کشد گہ بجنگ

چرا دل نہ بندی بدان دلستان
کہ حرش رہاند ز بند گران

برو فکر انجام کن اے غوی
ز سعدی شنو گر ز من نشنوی

عروسے بود نوبت ماتمت
اگر بر نکوئی بود خاتمت

* حاشیہ۔ کوئی اس قبرستان اور اس انتظام کو بدعت میں داخل نہ سمجھے۔ کیونکہ یہ انتظام حسب وحی الٰہی ہے۔ انسان کا اس میں دخل نہیں۔ اور کوئی یہ خیال نہ کرے۔ کہ صرف اس قبرستان میں داخل ہونے سے کوئی بہشتی کیونکر ہو سکتا ہے کیونکہ یہ مطلب نہیں ہے کہ یہ زمین کسی کو بہشتی کر دیگی۔ بلکہ خدا کے کلام کا یہ مطلب ہے کہ صرف بہشتی ہی اس میں دفن کیا جائے گا۔ منہ

کشتہ جات اعمال اشگنت و انشست

دکلیس و عقد و قائم و حملان و اکسیر اجساد و اجسام وغیرہ کے متعلق ایک قلمی ہندی کتاب کہ جو ناقدردانوں کے ہاتھوں سالہا سال کی بے احتیاطیوں کی وجہ سے بوسیدہ ہو گئی تھی۔ حسن اتفاق سے مشہور عالم جناب عمدۃ الحکماء حکیم منشی محمد عبد العزیز صاحب کامل لاہوری کو دستیاب ہوئی۔ چونکہ حکیم صاحب موصوف کو اس فن سے پوری دلچسپی ہے اور وہ اس کے اصطلاحات اچھی طرح سمجھتے ہیں۔ اس لئے وہ ایک نسخے اپنے تجربہ میں لائے۔ جن کو درست اور اس کتاب کو ایسی ردی حالت میں دیکھ کر سخت افسوس کیا۔ اور اس کتاب کے مصنف نامی گرامی و مشہور منیاسی اور مسلمہ کیمیا گر باوا شام گر صاحب ہیں۔ کہ جنہوں نے اپنی تمام عمر سیاحی اور پہاڑوں کی مجاوری اور اکسیری بوٹیوں کی تلاش میں صرف کی ہے۔ اور جن کا نام بچہ بچہ جانتا ہے۔ اور جو کیمیا گری کے لئے ضرب المثل ہیں۔ حکیم صاحب ممدوح نے صرف اس خیال سے کہ ایسے مشہور آدمی کی ایک صدی بھر کی سرقود محنت یون ضائع ہو۔ اور کوئی اس سے منفعت حاصل نہ کر سکے۔ اس کتاب کا سخت محنت اور بصرف زر کثیر فیکر ترجمہ طبع کیا ہے۔ اس کتاب میں اعمال شمسی و قمری و حملان وغیرہ وغیرہ کے وہ وہ نسخہ جات درج ہیں کہ جو عمر کا بہت بڑا حصہ اور لاکھوں روپیہ صرف کرنے پر بھی حاصل ہونی ناممکن ہیں۔ اخیر میں حکیم صاحب ممدوح نے کمال دریا دلی کے ساتھ چند ایک اپنے مجرب و معمول نسخے بھی درج فرمائے ہیں۔ ان سب خوبیوں پر قیمت علاوہ محصول عہ ہے اور مینیجر کارخانہ مخزن الصحت کامل الحکمت و کامل آفس مسجد طلائی لاہور سے مل سکتی ہے۔

رسالہ کشتہ جات

جس میں ہر ایک دھات اور اپدھات وغیرہ وغیرہ کو صاف کرنے اور کشتہ کرنے کی نہایت آسان اور مجرب متعدد تراکیب درج ہونے کے علاوہ اس کے استعمال کے متعلق شرائط اور ہر ایک کشتے کو زندہ کرنے اور پہچاننے کے طریقے بھی شامل ہیں۔ اور ان کے کامل و ناقص ہونے کی شناخت پر بھی مفصل بحث ہے۔ اخیر میں چند مفید ادویات کے مدبر کرنے اور ان کے استعمال کی تراکیب بھی شامل ہیں حجم ۲۶ صفحہ کی کتاب اور قیمت صرف ۸ر معہ محصولڈاک

خواص قرآنی۔ المسمیٰ بہ فضائل فرقانی۔ اس کتاب میں قرآن شریف کی تمام سورتوں کے خواص منافع و فضائل و اعداد و حروف و آیات و جائے نزول وغیرہ وغیرہ نہایت وضاحت کے ساتھ درج ہیں۔ اس سے پیشتر کوئی کتاب اس شرح کی آج تک طبع نہیں ہوئی۔ ہر کلمہ گو کا فرض ہے کہ اسے حرز جان بناوے۔ کوئی مسلمان گھر اس سے خالی نہ رہنا چاہیئے قیمت علاوہ محصولڈاک ۳ر۔ تینوں کتابوں کی خریدار کو محصولڈاک خرچ وی پی وغیرہ معاف

المشتہر مینجر کارخانہ مخزن الصحت و کامل الحکمت کامل آفس مسجد طلائی لاہور

نہائت ہی مفید اور ضروری کتابیں مولفہ ڈاکٹر محمد عبد الحکیم خان صاحب ایم بی

(۱) **تفسیر القرآن بالقرآن** جس میں تمام اخلاقی اور روحانی مسائل کی تفسیر قرآن مجید سے قصص کی تشریح احادیث صحیحہ اور تورات و انجیل مروجہ سے پیشگوئیوں کا اثبات واقعات و تواریخ معتبرہ سے علمی نکات کا بیان علوم جدیدہ محققہ سے کیا گیا ہے تمام باطل قصوں کو چھوڑ دیا گیا اور تمام اعتراضوں کا رد محققانہ طور پر کیا گیا ہے حضرۃ مسیح الزمان علیہ السلام کے الفاظ اس تفسیر کی نسبت یہ ہیں نہایت عمدہ شیرین بیان ہے۔ نکات قرآنی خوب بیان کئے ہیں مثل سحر کے ہیں دل کو نیر اثر کرنیوالی ہے قیمت بلا جلد مجلد

(۲) **حمائل التفسیر** یعنی تفسیر القرآن بالقرآن حمائل کیصورت میں تمام ترجمہ اور مضامین وہی ہیں طبع ثانی کی وجہ سے بہت سے نوٹ اور نکات زیادہ کئے گئے ہیں قیمت بلا جلد ۔ مجلد

(۳) **تفسیر القرآن بالقرآن انگریزی** طبع ثالث کی وجہ سے اصل تفسیر القرآن کی نسبت بعض نوٹ اور نکات زیادہ ہیں قیمت مجلد عہ

(۴) **تذکرۃ القرآن** بابت ۱۸۹۹ء و ۱۹۰۰ء قرآنی مضامین پر مبسوط بحث قیمت فیسال مجلد ۱ع

(۵) **تفسیر سورہ فاتحہ** و پارہ الم قیمت ۶ر (۶) **تفسیر پارہ عم** قیمت ۲ر

(۷) **مفتاح القرآن** صرف و نحو کا عجیب و غریب رسالہ ہے جسکو معمولی اردو خوان ایک مہینہ میں یاد کر کے قرآن مجید بامعنی پڑھ سکتا ہے قیمت ۲ر (۸) **مفتاح العرب** اس کے ذریعہ سے معمولی اردو خوان عربی صرف و نحو پر دو مہینہ میں حاوی اور مشتاق ہو سکتا ہے قیمت ۳ر

(۹) **جامع العلوم** یعنی مڈیکل سائی کلوپیڈیا اردو۔ یہ حقیقت میں علم ڈاکٹری و طب کا پورا کتب خانہ ہے جسمیں (۱) علم الادویہ (۲) اقسام الادویہ مع نظائر ہا جسمانی (۳) علم دوا سازی (۴) علم تشریح الامراض (۵) علم طب (۶) علم امراض النسوان (۷) علم امراض الصبیان (۸) جنرل سرجری یعنی جراحی عامہ (۹) آئی سرجری یعنی جراحی چشم (۱۰) ملٹری سرجری یعنی جراحی حقیقیہ (۱۱) علم قابلہ (۱۲) علم تشریح (۱۳) علم اسرار الاعضاء (۱۴) علم حفظ صحت (۱۵) پریکٹی کل کیمسٹری (۱۶) طب متعلقہ عدالت (۱۷) علم سمیات پر کامل بحث ہے کل قیمت عہ مجلد للعہ۔ علاوہ محصولڈاک (۱۰) **مڈیکل سائی کلوپیڈیا انگریزی**۔ زیر طبع ہے قیمت لعہ مجلد للعہ (۱۱) **مفید عام**۔ علم طب اور ڈاکٹری کی کامل لغت ہے طبع ثانی میں مرض کیساتھ اسکی علامات تشخیص اسباب تشریح اور ہدایت کامل طور پر درج کر دیگئی ہے پہلی کی نسبت مضمون قریباً دو چند ہو گیا ہے قیمت ۱ع

(۱۲) **تشخیص الامراض** اسمیں تمام امراض طبی و جراحی کی تشخیص و تشریح بہ ترتیب لغت درج ہے قیمت ۸ر (۱۳) **رسالہ اعضائے مخصوصہ** اس میں اعضائے مخصوصہ کے متعلق تمام بیماریوں اور کمزوریوں کا علاج اور تمام ادویہ کا ذکر کامل طور پر درج ہے قیمت ۸ر (۱۴) **مفید النساء والصبیان**۔ اس میں ان تمام دکھوں کا علاج ہے۔ جو زچہ اور بچہ کو پیش آجاتے ہیں یا نادان دائیوں کے ہاتھ سے اٹھانے پڑتے ہیں قیمت ۸ر (۱۵) **الذکر الحکیم نمبر ۱**۔ اس میں خوابوں کی سچی فلاسفی اور دوام الوقت کا ذکر ہے قیمت ۸ر (۱۶) **الذکر الحکیم نمبر ۲**۔ یہ سورۃ فاتحہ کی مبسوط تفسیر ہے۔

یہ کتب پتہ ذیل پر مل سکتی ہیں

فتح محمد خان مینیجر مطبع عزیزی مقام تراوڑی ضلع کرنال

صداقت کا چہرہ

اس کارخانہ نے اول ہی اول ہندوستان میں اپنے شائقین کے اطمینان کی غرض سے یہ عجیب ڈھنگ نکالا ہوا ہے۔ کہ ہر دوا کا نمونہ صرف ایک کارڈ آنے پر مفت بھیجا جاوے۔ بعد پسند جس کا دل چاہے قیمتاً طلب کرے

سرمہ سلیمانی۔ یہ وہ سرمہ ہے۔ جو استعمال کے اول ہی روز سے اپنا جادو نما اثر دکھلانا شروع کر دیتا ہے اور جملہ امراض چشم مثل آنکھوں سے پانی بہنا۔ کمزوری بصارت۔ دھند۔ جالا۔ پھولا۔ شب کوری وغیرہ وغیرہ کو اس طرح رفع کرتا ہے۔ جیسے آفتاب تاریکی کو۔ اور قیمت صرف ۸ر ہے۔

سنون دندان۔ تو اب کسی کو امراض ڈاڑھ و دانت تکلیف نہیں دے سکتے کیونکہ اس سنون کے استعمال سے خواہ ڈاڑھ پھولی ہو یا مسوڑھے میں درد ہو۔ یا خون آتا ہو۔ دانت ہلتے ہوں۔ منہ سے بدبو آوے دانت میں اپس ایک مرتبہ لگائیے۔ پھر مریض بھلا چنگا ہو جاتا ہے۔ چند یوم کے استعمال سے پھر مرض نہیں ہوتا۔ اور دانت مثل موتی چمکنے لگتے ہیں قیمت فی بکس جو عرصہ کو کافی ہے۔ قیمت ۸ر

سونے چاندی کی گولیاں۔ یہ دوا اسم بامسمیٰ ہے جو صاحبان اپنی قوت کو فاتحہ دے چکے ہیں۔ یا عمر کی ضعیفی نے قویٰ کو کمزور کر دیا ہے یا کثرت نے اعضاء ڈھیلا بنا دیا ہے۔ یا بچپن کی بے اعتدالیوں نے بیکار بنا دیا ہے۔ وہ ہمارے ان حبوب کا استعمال کریں۔ پھر دیکھئے۔ کہ آپ کیونکر اپنی کمزوری کے شاکی ہو سکتے ہیں۔ یہ حبوب حلق سے اترتے ہی اپنا اثر تمام پٹھوں پر کر دیتی ہیں۔ پس کمزور کو آب حیات ہیں۔ قیمت ساٹھ عدد حبوب ۱ع

المشتہر حکیم سرفراز حسین و محمد حسین مالکان کارخانہ احمد مقام بلب گڈہ ضلع دہلی

روزانہ پیسہ اخبار لاہور

ہندوستان بھر میں بہترین روزانہ پیسہ اخبار ہے اور روز با تصویر چھپتا ہے۔ ہر روز ایک مل کش کارٹون بھی موجود ہوتا ہے تازہ سے تازہ خبریں اور تاریں ہر روز چھپ جاتی ہیں۔ اس کا ایڈیٹوریل سٹاف اعلیٰ درجہ کا ہے۔ رائیں اور واقعات نہایت مدلل اور معقول و سچاتی ہیں

اسی لئے

تمام حلقوں میں نہائیت عزت اور وقار سے دیکھا جاتا ہے۔ کیونکہ رئیس اور رعیت دونوں کا دلی دوست اور خیر خواہ ہے۔ اگر آج تک آپ نے دیکھا نہ ہو۔ تو ایک بار ضرور ملاحظہ فرمائیے نمونہ مفت ملتا ہے۔ قیمت سہ ماہی صرف ۳ ہے (پونے چار روپیہ) پیشگی آنے پر جاری ہوتا ہے

درخواستوں کا پتہ

مینیجر پیسہ اخبار لاہور

عمدہ مضبوط خراس و بیلنہ آہنی مستریان مولا بخش و غلام حسین مالکان کارخانہ خراس و بیلنہ بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب سے طلب کریں۔

بدر پریس قادیان میں میاں معراج الدین صاحب عمر کے لئے چھاپا گیا۔

بدر قادیان ۲۰ جون ۱۹۱۲ء